Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 16

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈیا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈیا 20 ڈالر امریکن

9 ربیع الثانی 1429 ہجری 17 شہادت 1387 ہش 17 اپریل 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا۔(سورة الفرقان :٦٤)

ترجمہ: اور رحمان کے (سچے) بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں (یعنی تکبر کے ساتھ نہیں چلتے) اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں (یعنی جہالت کی باتیں کرتے ہیں) تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دُعا کرتے ہیں۔

وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ کُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ۝ وَاقۡصِدۡ فِیۡ مَشۡیِکَ وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ اِنَّ اَنۡکَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِیۡرِ۔(سورة لقمان:١٩۔٢٠)

ترجمہ: اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر (کیونکہ) آوازوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے (جو بہت اونچی ہوتی ہے۔)

وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا۔
(بنی اسرائیل:38)

ترجمہ: اور زمین میں اکڑ اکڑ کر نہ چل تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا۔ اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

احادیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......" حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے اور تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے۔ جو ثرثار یعنی منہ پھٹ، بڑھ چڑھ کر باتیں کرنے والے ہیں، متشدق یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے اور متفیہق یعنی لوگوں پر تکبر جتلانے والے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ثرثار اور متشدق کے معنے تو ہم جانتے ہیں متفیہق کسے کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا متفیہق متکبرانہ باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں"

(ترمذی ابواب البر والصلة فی معالی الاخلاق)

☆......" حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے ہی شیطان کو اس بات پر اکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔ دوسرے حرص سے بچوں کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کے کھانے پر اکسایا، تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تھا"۔ (متفق علیہ)

☆......" حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی خاطر ایک درجہ تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا یعنی اس کو ایک درجہ بلند کرے گا جس نے عاجزی اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا یہاں تک کہ اسے علیین میں جگہ دے گا۔ بہت اونچے مقام پر لے جائے گا اور جس نے اللہ کے مقابل پر ایک درجہ تکبر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ نیچے گرا دے گا۔ یہاں تک کہ اسے اسفل السّٰفلین میں داخل کر دے گا" (مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین من الصحابۃ جلد ۳ صفحہ 76)

☆......" ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں اپنا سر بلند کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے کاٹ دے گا۔ اور جس نے خدا کی خاطر دنیا میں تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف ایک فرشتہ بھجوائے گا جو اسے مجمعے میں سے اپنی طرف کھینچ لے گا اور کہے گا کہ اے صالح بندے! اللہ تعالیٰ کہتا ہے میری طرف آ، میری طرف آ، کیونکہ تو ان لوگوں میں سے ہے " جن کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے" (کنز العمال)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

" اگر خدا کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دلوں کے پاس تلاش کرو۔ اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے یا تمہارا خاندان کیا ہے بلکہ یہ سوال ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے اپنی بیٹی کو فرمایا کہ اے فاطمہ! خدا تعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا اگر تم کوئی برا کام کرو گی تو خدا تعالیٰ تم سے اس واسطے درگزر نہیں کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 1370 الحکم 17 جولائی 1903ء)

" تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کیلئے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل وخوار کیا اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہے ان میں حد درجہ فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے اس نے کہا سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد وبارک وسلم تو یہ ہے وہ نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا اور یہ بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ فرمایا اس لئے اگر کسی کے انکسار اور فروتنی اور تحمل اور برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینا شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا تو بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آئی" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 38-437)

" میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہاں میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا کی نظر میں پیارا تھا جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اسکی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اسکی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہلاک ہوا تکبر ہی تھا" (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 598)

" اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا"۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-12)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اللہ نگہبان خدا حافظ و ناصر!

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ خطبہ جمعہ میں صد سالہ جوبلی کے اپنے پہلے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے فرمایا کہ میں ایک دو دن تک مغربی افریقہ کے دورہ پر جا رہا ہوں۔ دَورہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے احباب دُعا کریں۔

ہر احمدی چھوٹا، بڑا، مرد و زن ہر وقت اپنے مقدس امام کے لئے دُعائیں کرتا ہے اور جماعت "خلافت ایک ہی وجود کی حیثیت رکھتے ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مومن ایک وجود کی طرح ہیں۔ اگر کسی بھی حصہ کو تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک احمدی کا اپنے محبوب امام سے ایسا ہی تعلق ہے بلکہ اپنی جانوں سے بھی بڑھ کر حقیقت یہ ہے کہ پیارے امام ہم سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی والدہ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کا تجربہ ہے کہ ہمیں کوئی تکلیف ہو، پریشانی ہو، امتحان ہو، مقدمہ ہو، بیماری ہو ہم اپنے آقا کی خدمت میں دُعا کے لئے خط لکھتے ہیں اور ان تکلیفوں کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے مداوا ہو جاتا ہے اور خلیفۂ وقت ہمارے دکھوں پر بے چین ہو کر خدا کے حضور دُعائیں کرتے ہیں اور چونکہ وہ خدا کے رسول کے خلیفہ اور خدا کے منتخب بندوں میں اس کے نمائندہ ہیں، وہ ان کی دُعائیں غیر معمولی طور پر قبول فرماتا ہے۔ اس لحاظ سے بذریعہ خطوط پیارے امام سے ہمارے ایک تعلق اور رابطہ ہو جاتا ہے، جو ہمارے ازدیاد ایمان اور تربیت کا ایک ذریعہ بنتا ہے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے رابطے کا ایک ذریعہ ایم ٹی اے کے توسط سے عطا فرمایا ہے۔ جس سے ہم اپنے پیارے امام کی مساعی کو دیکھ سکتے ہیں آپ کے خطبات و خطابات کو سن سکتے ہیں اور اپنی تربیت کا انتظام کر سکتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس خطبہ کو سننے اور دیکھنے کے لئے ہفتوں اور بعض دفعہ مہینوں لگ جاتے تھے آج ہم براہِ راست دیکھ اور سن سکتے ہیں۔

تربیت کا ایک بڑا اور اہم ذریعہ براہِ راست خلیفۂ وقت سے ملاقات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین یعنی صادقین کی صحبت میں رہو اور رسول کے بعد اس کے خلیفہ کی مجلس میں بیٹھنا تربیت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام ایسی مجالس لگاتے رہے ہیں جن سے نہ صرف موجود الوقت اصحاب نے علم و عرفان میں ترقی کی بلکہ ان کے تحریری طور پر ریکارڈ میں آجانے سے ہم بھی اور تا قیامت آنے والی نسلیں استفادہ کرتی رہیں گی اور ان کے لئے دُعائے خیر اور صدقہ جاریہ ہونگی۔

ایسی مجالس وہیں لگ سکتی ہیں جہاں خلیفۂ وقت موجود ہو۔ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ربوہ سے لندن تشریف لے گئے اور حضور کے خطبات اور مجالس کی کاروائی بذریعہ آڈیو ٹیپ پہنچنے لگی تو ایک احمدی شاعر نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا۔

تسکین سماعت پاتی ہے کانوں کو جلا بھی ملتی ہے
پر دید کی پیاس کا کیا کیجے بھڑکی ہے جو سارے ربوہ میں

دراصل یہ ہر احمدی کے دل کی تڑپ ہوتی ہے، حضور کو دیکھنے کی تڑپ جو ساری دنیا میں پائی جاتی ہے وہ پیاس آپ کے دیدار کے بغیر کیسے بجھ سکتی ہے۔

قادیان سے خلیفۂ وقت کی ہجرت پر جو حال اہل قادیان و بھارت کا ہوا اسے سوائے ان کے اور کون جان سکتا ہے۔ اسی طرح جب خلیفۂ وقت نے ربوہ سے ہجرت کی تو اہل ربوہ کا حال وہی جان سکتے ہیں۔ ۱۹۹۱ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ قادیان تشریف لائے تو ہم لوگوں کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ سر زمین ہند اور خاص طور پر مرکز احمدیت قادیان پر خلیفہ وقت کے قدم پڑنے سے گویا مردہ جسموں میں جان پڑ گئی۔ حضور کا مختصر سا قیام بہتوں میں روحانیت کی نئی روح پھونک گیا۔ یہ نظارے ہمارے ذہنوں میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہیں پھر چند دن کے بعد حضور واپس لندن تشریف لے گئے ہم میں سے ہر ایک کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ دل یہی چاہتا تھا کہ وقت یہیں تھم جائے کاش خلیفۂ وقت ہمیشہ کے لئے یہیں رہ جائیں اور ہمیں چھوڑ کر واپس نہ جائیں۔ بہر حال خدا تعالیٰ کی حکمتیں ہوتی ہیں اسی میں ہی بھلائی ہے۔ پھر حضور دوبارہ قادیان نہ تشریف نہ لا سکے اور اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

۲۰۰۵ء کا سال بھی ہمارے لئے خوشیوں کا سال ثابت ہوا۔ جب سے پتہ چلا کہ حضور تشریف لا رہے ہیں گن گن کے دن اور لمحات گذارے پھر وہ مبارک گھڑی آئی کہ حضور کے قدم ہندوستان کی سرزمین پر پڑے اور آپ قادیان تشریف لائے۔ آپ کی آمد کی وہ مبارک گھڑیاں ابھی بھی ہماری آنکھوں کے آگے آجاتی ہیں۔ آپ مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے واپسی پر پیدل دار المسیح تشریف لائے۔ گھنٹوں سے کھڑے اپنے پیارے امام کو ایک نظر دیکھ کر ہمارے دلوں کو سکون ہو گیا۔ پھر کیا تھا دل نہیں چاہتا تھا کہ ایک دم بھی آپ کے چہرہ سے نظر ہٹے۔ آپ کے دیدار کا کوئی موقعہ نہ چھوڑا، آپ سے ملاقاتیں ہوئیں، آپ باوجود انتہائی مصروفیات کے احباب کے گھروں میں تشریف لائے۔ ہر ایک کی دلجوئی کی، محبت سے ملاقاتیں ہوئیں، تصاویر کھچوائیں گئیں اور یہ سنہری لمحات ہماری روحوں کی سیرابی کا باعث بنے۔ یہ ایام ایسے گذر گئے جیسے کوئی خواب ہو۔ پھر وہ وقت آ گیا کہ جب آپ کی قادیان سے روانگی ہونی تھی۔ دل نہیں چاہتا تھا کہ آپ ہمیں چھوڑ کر جائیں الوداع کے لئے احمدیہ گراؤنڈ میں احباب و مستورات کی لائنیں لگیں آپ پیدل ہی ان میں سے ہوتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف جا رہے تھے۔ بالآخر اجتماعی دُعا کے بعد آپ سوار ہوئے اور کافلہ روانہ ہو گیا۔ عورتیں بچے اور بوڑھے دل شکستہ، آنکھوں سے نہ رکنے والے آنسو جاری جہاں تک نظروں نے وفا کی آپ کی گاڑی کو دیکھا کچھ بچے جہاں تک بھاگ سکے پیچھے دوڑے اور ہم سب واپس اپنے گھروں کو لوٹے۔ وہ خوشیوں کے لمحات گذر چکے تھے جن کی آمد کے انتظار میں لمبا عرصہ گذرا۔ ہر کوئی دعا کرتا ہوا واپس لوٹا کہ خدا کرے حضور جلد ہی ہم میں واپس لوٹ آئیں۔ بچے تو جذبات سے مغلوب ہو کر بہت روئے۔ اتنا پیار تھا جو پیارے آقا نے چند دنوں میں لٹا دیا۔ آپ کے پیچھے نماز میں پڑھنے خطبات و خطابات سے سننے سے جو دلوں میں زندگی پیدا ہوئی وہ اور کسی طرح نہیں ہو سکتی تھی۔

الغرض خلیفۂ وقت کا وجود ہر لحاظ سے بابرکت ہوتا ہے اور ان کی ملاقات واقعی مردہ دلوں کے لئے نفخ مسیحائی کا حکم رکھتی ہے۔ اس زمانے میں ہماری خوش نصیبی ہے کہ شرق و غرب میں پھیلے ہوئے ایم ٹی اے پر بالواسطہ اور حضور کے دوروں کی وجہ سے بلاواسطہ ہم ان برکات سے مستفید ہوتے ہیں۔ جب سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے ہمارے مسیحا خود ہم تک پہنچتے ہیں تو ہمارا فرض بن جاتا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ آپ کی صحبت سے فائدہ اُٹھائیں اور حضور کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعائیں کریں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنافی عمرہ و امرہ اے اللہ ہمارے امام کی روح القدس سے مدد فرما اور آپ کی عمر اور آپ کے کاموں میں ہمارے لئے برکت رکھ دے۔

جہاں تک ہمارے افریقین احمدی بھائیوں کا تعلق ہے خلیفۂ وقت سے ان کی فدائیت اور خلیفۂ وقت کی ان سے محبت بھی بڑی عجیب ہے۔ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ جماعتی جلسوں میں حضور اپنے اختتامی خطاب کے بعد بالخصوص افریقین بھائیوں کو کلمہ لا الہٰ الا اللہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ جب وہ کلمہ پڑھتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ حضور اس کلمہ سے محظوظ ہوتے ہیں بلکہ فضا اس روحانیت بخش آواز سے مسحور ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور اقدس کے مبارک قدموں کے طفیل افریقہ میں اسلام و احمدیت کے غلبہ کے سامان کرے۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ایسا بابرکت روحانی امام اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اور باقی ساری دنیا ایسے بابرکت وجود سے محروم ہے۔ اب جب کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا عظیم جشن ہم منا رہے ہیں۔ پیارے آقا مختلف ممالک میں جائیں گے۔ ہمیں حضور کے دوروں کی کامیابی، ان کے بابرکت ہونے، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور ہر قدم پر حفاظت کے لئے بہت دُعائیں کرنی چاہئیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں پہلے سے بڑھ کر نازل ہوتی رہیں۔ آخر پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان اشعار میں ہم دعا گو ہیں کہ

پھیلاؤ سب جہاں میں قول رسول کو ... حاصل ہو شرق و غرب میں سطوط خدا کرے
ہرگام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ ... ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہاں میں ... ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

(قریشی محمد فضل اللہ)

☆☆☆☆☆

ہرگام پہ ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لمحہ و ہر آن۔ خدا حافظ و ناصر

جاتے ہو مری جان خدا حافظ و ناصر ... اللہ نگہبان۔ خدا حافظ و ناصر
ہرگام پہ ہمراہ رہے نصرت باری ... ہر لمحہ و ہر آن۔ خدا حافظ و ناصر
والی بنو امصار علوم دو جہاں کے ... اے "یوسف کنعان" خدا حافظ و ناصر
ہر علم سے حاصل کرو عرفان الٰہی ... بڑھتا رہے ایمان۔ خدا حافظ و ناصر
پہرہ ہو فرشتوں کا قریب آنے نہ پائے ... ڈرتا رہے شیطان۔ خدا حافظ و ناصر
ہر بحر کے غواص بنو لیک بایں شرط ... بھیگے نہیں دامان۔ خدا حافظ و ناصر
سرپاک ہو اغیار سے دل پاک نظر پاک ... اے بندہ سبحان خدا حافظ و ناصر
محبوب حقیقی کی "امانت" سے خبردار
اے "حافظ قرآن" خدا حافظ و ناصر

(درّ عدن بحوالہ الفضل ۱۱ر ستمبر ۱۹۳۴ء)

خطبہ جمعہ

جن نمازوں کے ستونوں پر ہمارا دین قائم ہے اس کی حفاظت انتہائی اہم ہے ورنہ دین میں دراڑیں پڑنے کا خدشہ ہے۔

آج جب ہم خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر شکر کے جذبات سے لبریز ہیں اور خوشی منارہے ہیں، دین کے اس سب سے اہم رکن کی طرف خاص طور پر ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے کیونکہ خلافت کا وعدہ ان ایمان والوں کے ساتھ ہے جو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دینے والے ہیں۔

پس اگر حقیقی رنگ میں خلافت کے انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بننا ہے تا کہ اس انعام سے ہمیشہ فیض پاتے رہیں تو اپنی نمازوں کے قیام کی طرف خاص توجہ دینا ہر احمدی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

حقیقی نمازیوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے والے بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بھی ہوں۔

اگر ان لوگوں میں شمار ہونا ہے جو خدا کا قرب پانے والے لوگ ہیں تو پھر نمازوں میں باقاعدگی اور بغیر ریاء کے، بغیر دکھاوے کے ان کی ادائیگی کی ضرورت ہے اور یہی چیز ہمیں دوسروں سے ممتاز کرنے والی ہوگی اور یہی چیز ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہوگی

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 22 فروری 2008ء بمطابق 22 تبلیغ 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ-

وَلَاتَزِرُوَازِرَةٌ وِّزْرَاُخْرٰى-وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَايُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْكَانَ ذَاقُرْبٰى- اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ اَقَامُواالصَّلٰوةَ-وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ-وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ-(سورة الفاطر:19)

آج کا خطبہ بھی گزشتہ خطبہ کے تسلسل میں ہی ہے، یعنی نماز کا مضمون۔ پہلے خیال تھا کہ دوسرا مضمون شروع کروں گا لیکن پھر غور کرنے سے احساس ہوا کہ آج بھی یہی جاری رکھا جائے۔ کچھ اقتباسات پیچھے رہ گئے تھے جو پیش کرنے ضروری ہیں۔ نماز کا حکم بھی ایک ایسا حکم ہے جو ایک بنیادی حکم ہے اور ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر دین کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن کریم میں اس کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے بلکہ قرآن مجید کی ابتداء میں سورۃ بقرہ میں ایمان بالغیب کے بعد جو دوسرا اہم حکم ہے وہ نماز کے قیام کا ہے۔ بلکہ اس سے پہلے سورۃ فاتحہ میں بھی اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہہ کر عبادت کی دعا مانگی گئی ہے کہ اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ توفیق دیتا رہ کہ ہم تیری عبادت کرتے رہیں اور اس عہد پر قائم رہیں جو ایک مومن مسلمان کا ہے اور اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جو ایک انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بھی اس اہم حکم پر بہت زور دیا ہے۔ فرمایا ''نماز دین کا ستون ہے''۔ عمارتوں کی مضبوطی ستونوں سے ہی قائم ہوتی ہے۔ پس جن نمازوں کے ستونوں پر ہمارا دین قائم ہے اس کی حفاظت انتہائی اہم ہے ورنہ دین میں دراڑیں پڑنے کا خدشہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمازوں کے بارے میں ارشادات بھی قرآن کریم اور احادیث کی وضاحت کرتے ہوئے اس وضاحت سے ہمارے سامنے آئے ہیں کہ جن کا پڑھنا اور سننا ہر احمدی کے لئے انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ ان کو پڑھ کر ہی اندازہ ہوتا ہے کہ اس انسان کامل کے شاگرد کامل کے علم کلام کی حسن و خوبی کیا ہے لہٰذا ان سب باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے نیز گزشتہ خطبہ کے بعد مجھے کسی نے اس اہم مضمون پر ابھی اور توجہ دلانے کی طرف بھی لکھا۔ پھر UK کے سیکرٹری تربیت کی رپورٹ، اسی طرح امریکہ کی صدر لجنہ نے بھی جو رپورٹ دی اس سے جو حقائق سامنے آئے، اس سے قابل فکر صورتحال کی تصویر ابھری ہے۔ یوکے یا امریکہ کے ذکر سے یہ نہ سمجھیں کہ باقی جو دوسرے ملک ہیں وہاں مکمل طور پر اس پر عمل ہو رہا ہے اور بڑا اعلیٰ معیار ہے۔ وہ اعلیٰ معیار جو ہمارا مطمح نظر ہیں اور ہونے چاہئیں وہ ابھی کسی جگہ کی رپورٹ میں بھی نظر نہیں آتے۔ اس سلسلے میں اور کوشش کی ضرورت ہے۔ بعض عہدیداران آنکھیں بند کر کے جتنی بھی رپورٹ آتی ہے اس پر خوش فہمی کا اظہار کرتے ہیں۔ نماز ایک ایسی چیز ہے، وہ ایسی بنیادی بات ہے جس پہ ہمیں کسی بھی قسم کی خوش فہمی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر احمدی، ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتا ہے، سو فیصد اس بات پر قائم ہو کہ وہ نمازوں کے قیام کی کوشش کر رہا ہے۔ بہرحال ان وجوہات کی وجہ سے میں نے مناسب سمجھا کہ آج پھر آیات اور احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں نمازوں کے بارے میں توجہ دلاؤں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ ایک اہم اور بنیادی رکن ہے جس پر ہر احمدی کو سو فیصد عمل کرنا چاہئے ورنہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہمارے ایمان کی عمارتوں میں دراڑیں پڑ جائیں گی۔

آج جب ہم خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر شکر کے جذبات سے لبریز ہیں اور خوشی منارہے ہیں، دین کے اس سب سے اہم رکن کی طرف خاص طور پر ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے کیونکہ خلافت کا وعدہ ان ایمان والوں کے ساتھ ہے جو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دینے والے ہیں۔ پس اگر حقیقی رنگ میں خلافت کے انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بننا ہے تا کہ اس انعام سے ہمیشہ فیض پاتے رہیں تو اپنی نمازوں کے قیام کی طرف خاص توجہ دینا ہر احمدی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ پس دوبارہ میں کہتا ہوں کہ ہر احمدی اپنے جائزے لے کہ کیا ہم اپنی نمازوں کی حفاظت اس کا حق ادا کرتے ہوئے کر رہے ہیں؟ کیا ہم نے اپنی نمازوں کے وہ معیار حاصل کر لئے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے مقابلے پر تم جس کو بھی کھڑا کرو گے کہ وہ تمہاری ضروریات پوری کردے، وہ پوری نہیں کرسکتا۔

یہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ مشرکوں کو کہتا ہے کہ تمہارے معبود تو نہ سن سکتے ہیں نہ تمہاری ضروریات پوری کر سکتے ہیں بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک سے بھی انکار کردیں گے۔ اگر کوئی مالکِ کُل ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور بندے اس کے محتاج ہیں۔ یہ ساری باتیں بندوں کو اس طرح توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ اس خدا کے آگے جھکیں جو مالک کائنات ہے۔ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ہوشیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے جو اپنے رب سے غیب میں ڈرتے ہیں اور اس ڈر کی وجہ سے نماز قائم کرتے ہیں اور پھر ان نمازوں کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اپنے نفسوں کو پاک رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی کو بھی یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ نمازوں میں سستیاں کرنی شروع کردیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر ایک نے اپنے اعمال کے ساتھ جانا ہے، کوئی قریبی بھی کسی کے کام نہیں آسکتا۔ پس

یہاں اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا چاہے کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو، پھر ایمان بالغیب اور نماز کا ذکر اور نفس کی پاکیزگی کا ذکر اور پھر یہ کہ آخری ٹھکانہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہی ہے، یہ سب باتیں ہم کمزوروں کو توجہ دلانے کے لئے ہیں کہ آخرت کا خوف ہمیشہ تمہارے سامنے رہے۔ اور جب یہ یقین ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مالک یوم الدین ہے اور اس کی طرف لوٹنا ہے تو پھر نفس کی پاکیزگی کی طرف بھی خیال رہے گا۔ اور نفس کی پاکیزگی کے لئے سب سے اہم ذریعہ قیام نماز ہے اور یہ نماز کا قیام کرنے والے ہی وہ لوگ ہیں جن کا غیب پر بھی ایمان مضبوط ہوتا ہے اور جو غیب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ ان کے ہی تقویٰ کے معیار بھی اونچے ہوتے ہیں۔

پس ہر احمدی کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ صرف منہ سے کہہ دینا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ کے آخری نبی ﷺ پر ایمان لاتے ہیں اور آخری زمانے میں آنے والے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتے ہیں، یہ کافی نہیں ہوگا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا، ایسا خوف جو ایک قریبی تعلق والے کو دوسرے کا ہوتا ہے کہ کہیں ناراض نہ ہو جائے تو اس سے پھر محبت میں اضافہ ہوگا۔ اور جب محبت میں اضافہ ہوگا تو یہ خوف مزید بڑھے گا اور اس کی وجہ سے نیک اعمال سرزد ہوں گے۔ ان کے کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ نمازوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ نمازوں کو اس کے حق کے ساتھ ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی، ورنہ نری بیعت جو ہے وہ بخشش کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

ایک روایت میں آتا ہے، یونس کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس بات کا محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب عزّ وجل فرشتوں سے فرمائے گا، حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے، کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھ کہ کیا اس نے اسے مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا؟ پس اگر اس کی نماز مکمل ہوگی تو اس کے نامۂ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی اور اگر اس نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہوگی تو فرمائے گا کہ دیکھیں کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے؟ پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہوگی تو فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کر دو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح مؤاخذہ کیا جائے گا۔ (سنن نسائی ۔ کتاب الصلوہ باب المحاسبة علی الصلوة)

پس جب مرنے کے بعد سب سے پہلا امتحان جس میں سے ایک انسان کو گزرنا ہے وہ نماز ہے، تو کس قدر اس کی تیاری ہونی چاہئے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر مہربان بھی ہے۔ فرمایا کہ بندے کے نفل دیکھو اگر اس کے نفل ہیں تو اس کے فرضوں کے پلڑے میں ڈال دو تا کہ فرضوں کی کمی پوری ہو جائے۔ پس صرف نمازوں کی ادائیگی نہیں بلکہ انسان جو کہ کمزور واقع ہوا ہے اسے یہ دیکھنا اور سوچنا چاہئے کہ کسی وقت ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ میرے فرض صحیح حق کے ساتھ ادا نہ ہوئے ہوں تو کوشش کر کے نفل بھی ادا کرنے کی کوشش کرے۔ یہ ایک مومن کا اعلیٰ معیار ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا بنے۔ اپنے پیارے خدا کا جس کے بے شمار احسانات اور انعامات ہیں شکر ادا کرے۔

ہم احمدی مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہم ایک جماعت ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ ہم ایک ہاتھ پر اٹھنے بیٹھنے کے نظارے دیکھتے ہیں۔ جب ہماری یہ صورت حال ہے تو جو سب سے زیادہ تنظیم پیدا کرنے والی چیز ہے اس کا ہمیں کس قدر خیال کرنا چاہئے۔ اور پھر صرف اس دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی ہم اس سے فائدہ اٹھا رہے ہوں گے۔ سب سے پہلے جو جائزہ ہوگا وہ نماز کے بارے میں ہوگا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ پس ایک احمدی مسلمان صرف اپنی فرض نمازوں کی حفاظت نہیں کرتا بلکہ نوافل بھی ادا کرتا ہے تا کہ کمزوریوں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نظارے نظر آتے رہیں۔ اس کی رحمت کی نظر پڑتی رہے اور یہی غیب میں ڈرنا ہے۔ نوافل ادا کرتے ہوئے تو ایک انسان بالکل علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ یہ صورتحال ایک احمدی مسلمان کی ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی اہمیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

"نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں نماز معاف فرما دی جاوے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں"۔ آجکل کے بعض کاروباری بھی یہی بہانے کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ "مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا" کہ صاف ہیں کہ نہیں۔ "اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے"۔ دو بہانے ہیں، ایک کیونکہ جانور پالنے والے ہیں اس لئے پتہ نہیں کپڑے صاف بھی ہیں کہ نہیں اور نماز کے لئے حکم ہے کہ صاف کپڑے پہنو اور دوسرے کاروبار بھی ہے۔ دونوں صورتوں کی وجہ سے وقت نہیں ملتا۔ "تو آپؐ نے (آنحضرت ﷺ نے) اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلّت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدے میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے" یعنی جس سے مانگا جا رہا ہے، اس کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے۔ "اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا، پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو کیونکہ اس کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت، اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے"۔

پھر فرماتے ہیں کہ:

"پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے، اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں۔ یہ سیرتِ کفار ہے بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل راست اور صحیح ہے"۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 189-188 جدید ایڈیشن)

پس نماز مومن کے لئے ایک ایسی چیز ہے جس کا خیال رکھنا، اس میں باقاعدگی رکھنا، یہی وہ باتیں ہیں جو ایک مومن اور غیر مومن میں فرق کرنے والی ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر عبادت نہیں تو جانور اور انسان میں کیا فرق ہوا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں غیر مومنوں کی برائیوں کا جہاں ذکر فرماتا ہے وہاں مومنوں کو ان کمزوریوں سے پاک اس لئے قرار دیتا ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ فرمایا اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ۔ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ دَآئِمُوْنَ (المعارج: 24-23) ہاں نماز پڑھنے والوں کا معاملہ الگ ہے۔ وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔

پہلے ان کا ذکر ہوا جن میں برائیاں ہیں اس کے بعد فرمایا جو نمازیں پڑھنے والے ہیں اور اس میں باقاعدگی اختیار کرنے والے ہیں وہ مومن ہیں۔ ان کا معاملہ بالکل علیحدہ ہے۔ دنیاوی کاموں کے حرج ان کی راہ میں حائل نہیں ہوتے۔ اور پھر اعلیٰ اخلاق کے مالک بھی یہ لوگ ہیں۔ یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہیں اور اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ پس حقیقی نمازیوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے والے بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بھی ہوں۔ پس نمازیں بھی خدا تعالیٰ وہ قبول کرتا ہے جو حقیقی نمازیں ہوں۔ مسلمانوں میں بعض بڑی باقاعدگی سے نمازیں پڑھنے والے ہیں لیکن ماحول ان سے پناہ مانگتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی بھی نشاندہی فرما دی کہ نمازیں بہت ضروری ہیں لیکن وہ نمازیں پڑھو جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں۔ صرف دکھاوے کی نمازیں نہ ہوں۔ ایسی نمازیں نہ ہوں جن پر دنیاوی کام حاوی ہو جائیں بلکہ نمازیں ہر دنیاوی کام پر مقدم ہیں۔ اور پھر ان میں باقاعدگی بھی ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہوں۔ ان نمازوں کا اثر مومنین کے معاشرے اور اس ماحول میں جو تعلقات ہیں ان میں بھی نظر آئے۔ اور پھر یہ بھی دل میں خیال نہ ہو کہ لوگ مجھے دیکھ کر کہیں کہ بڑا نمازی ہے۔ بعض نمازی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے کہ وہ لوگوں کے دکھاوے کے لئے نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ یا پھر خواہش ہوتی ہے کہ لوگ دیکھ کر کہیں کہ بڑا نمازی ہے۔

یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اس زمانے میں اس حقیقی اسلام سے آشنا ہوئے، اس حقیقی اسلام کو سمجھا جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے خالص صورت میں آنحضرت ﷺ پر وہ تعلیم اتاری۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ۔ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُ وْنَ (الماعون: 6-5) پس ان نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

تین چیزیں ہیں۔ نماز پڑھنے والے بھی ہیں۔ ہلاکت ان نماز پڑھنے والوں پر ہو جو نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور غافل بھی رہتے ہیں اور دکھاوا کرتے ہیں۔

پس ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن نمازیں خدا کے لئے نہیں بلکہ معاشرے کے زیر اثر پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ان میں اخلاقی برائیاں بھی ہیں اس کی طرف وہ توجہ نہیں دے رہے ہوتے۔ نماز پڑھنے والے کی یہ نشانی ہے کہ اس کے اخلاق بھی اچھے ہوں اور وہ اپنی اخلاقی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کرے۔

ان آیات میں بعد میں آنے والوں کے لئے ایک انذار بھی ہے۔ صحابہ تو ایسے نہیں تھے جو ان کی نمازیں ایسی تھیں کہ جن میں غفلت تھی یا جن کے اخلاق ایسے نہیں تھے جو ایک صحیح حقیقی مومن کے ہونے چاہئیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اگر دیکھیں تو منافقین تھے جو دھوکہ دینے والے تھے۔ جن کے بارے میں فرمایا کہ وَاِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی۔ (النساء: 143) یعنی جب وہ نماز کو جانے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں اور ان میں اخلاقی برائیاں بھی ہیں۔ یا پھر اس آخری زمانے کے مسلمانوں کی حالت کے بارے میں آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی یعنی اس زمانے کے لوگوں کی مساجد بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ پس یہ ہدایت سے خالی مسجدوں میں نمازیں پڑھنے والے وہ لوگ ہیں جن کی نمازیں ان پر لعنت بن جاتی ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ آخرین کے اس گروہ میں شامل ہیں جس کی عظیم رسول اور مزکّی اعظم نے اپنے زمانے کے

ساتھ ملنے کی خبر دی تھی۔ جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ وہ پہلوں سے ملے ہوئے ہیں۔ پس اتنے بڑے انعام کے بعد ہماری کتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنی نمازوں میں کبھی سستی نہ آنے دیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کبھی کمی نہ آنے دیں۔ اپنا پہلو ہر وقت ان باتوں سے بچا کر رکھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انذار فرمایا ہے۔ جب ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور احسان سے ان لوگوں سے علیحدہ کر دیا جن کی مسجدیں ہدایت سے خالی ہیں تو پھر ہمیں کس قدر شکر گزاری کے جذبات سے خالص ہو کر اس خدا کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے، تا کہ اس کے مزید انعامات کے وارث بنیں۔ پس ہماری نمازیں باقاعدہ اور خالص خدا تعالیٰ کی خاطر ہوں گی تو ہم اس انذاری صورت سے اپنے آپ کو بچانے والے ہوں گے۔ بہت خوف کا مقام ہے۔ ہم میں سے کسی ایک میں بھی کبھی ایسی سستی نہ ہو جو اسے دین سے دور لے جائے، خدا سے دور لے جائے۔ پس خدا کے قرب کو پانے کے لئے خالص ہو کر اس کے بتائے ہوئے راستے پر ایک خاص فکر سے چلنے کی ضرورت ہے۔ اپنی نمازوں کی ادائیگی میں ایک خاص فکر کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مفہوم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے بعد نماز کی طرف توجہ کرو جس کی پابندی کے واسطے بار بار قرآن شریف میں تاکید کی گئی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے یہ فرمایا گیا ہے کہ وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ۔ (الماعون:5) ویل ہے ان نمازیوں کے واسطے جو کہ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سو سمجھنا چاہئے کہ نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جدائی کے وقت درد اور حرقت کے ساتھ اپنے خدا کے حضور کرتا ہے کہ اس کو لقاء اور وصال ہو کیونکہ جب تک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا اور جب تک وہ خود وصال عطا نہ کرے کوئی وصال کو حاصل نہیں کر سکتا۔ یعنی جب تک وہ خود کسی بندے سے نہ ملائے یا اپنے ملنے کے راستے نہ کھولے کوئی بندہ خدا تعالیٰ کو نہیں مل سکتا۔ طرح طرح کے طوق اور قسما قسم کے زنجیر انسان کے گردن میں پڑے ہوتے ہیں اور وہ بہتیرا چاہتا ہے کہ دور ہو جاویں پر وہ دور نہیں ہوتے۔ باوجود اس خواہش کے کہ وہ پاک ہو جاوے، نفس لوامہ کی لغزشیں ہو ہی جاتی ہیں۔ گناہوں سے پاک کرنا خدا کا کام ہے اس کے سوائے کوئی طاقت نہیں جو زور کے ساتھ تمہیں پاک کر دے۔ پاک جذبات کے پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے نماز رکھی ہے۔ نماز کیا ہے؟ ایک دعا جو درد، سوزش اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تا کہ یہ بد خیالات اور برے ارادے دفع ہو جاویں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔ صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلن اور رقت کا ہونا بھی ضروری ہے''۔

(بدر جلد 6 نمبر 1,2 مورخہ 10 جنوری 1907ء صفحہ 12)

اللہ تعالیٰ ایک تڑپ کے ساتھ ہمیں اپنی نمازوں میں خوبصورتی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نماز کے مقابلے میں ہر قسم کے دنیاوی لالچ اور شغل سے ہم بچنے والے ہوں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہ ہی ہم اپنی کوشش سے دنیاوی لالچوں اور شغلوں سے بچ سکتے ہیں، نہ ہی ہم اپنی کوشش سے اپنے آپ کو پاک کر سکتے ہیں، نہ ہی ہم کسی طرح خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں مگر صرف ایک ذریعہ ہے جو نماز کا ذریعہ ہے۔ پس اگر ان لوگوں میں شمار ہونا ہے جو خدا کا قرب پانے والے لوگ ہیں تو پھر نمازوں میں باقاعدگی اور بغیر ریاء کے، بغیر دکھاوے کے ان کی ادائیگی کی ضرورت ہے اور یہی چیز ہمیں دوسروں سے ممتاز کرنے والی ہوگی اور یہی چیز ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہوگی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ (المومنون: 3-2) یقیناً مومن کامیاب ہو گئے۔ وہ لوگ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فلاح پانے والے مومنوں کی بہت سی خصوصیات ان آیات کے بعد بیان فرمائی ہیں۔ لیکن سب سے پہلی بات یہی ہے کہ نمازیں پڑھتے ہیں اور خالص اللہ تعالیٰ کے ہو کر عاجزی دکھاتے ہوئے نمازیں پڑھتے ہیں۔ پس کامیابی کی پہلی سیڑھی، دنیا و آخرت کے افضال سے فیضیاب ہونے کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ اپنی نمازیں خالص اللہ کے لئے پڑھیں۔ اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے یہ نمازیں اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے اور پھر اس کی محبت میں بڑھنے، اس کے انعامات اور اس کی رضا کے حصول کے لئے پڑھی جائیں۔ اور یہی ایک انسان کی زندگی کا مقصود ہے اور جس کو یہ مل جائے اسے اور کیا چاہئے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اول مرتبہ مومن کے روحانی وجود کا وہ خشوع اور رقت اور سوز و گداز کی حالت ہے جو نماز اور یاد الٰہی میں مومن کو میسر آتی ہے۔ یعنی گدازش اور رقت اور فروتنی اور عجز و نیاز اور روح کا انکسار اور ایک تڑپ اور قلق اور تپش اپنے اندر پیدا کرنا اور ایک خوف کی حالت اپنے پر وارد کر کے خدائے عزوجل کی طرف دل کو جھکانا جیسا کہ اس آیت میں فرمایا گیا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ (المومنون: 3-2) یعنی وہ مومن مراد پا گئے جو اپنی نماز میں اور ہر ایک طور کی یاد الٰہی میں فروتنی اور عجز و نیاز اختیار کرتے ہیں اور رقت اور سوز و گداز اور قلق اور کرب اور دلی جوش سے اپنے رب کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ خشوع کی حالت جس کی تعریف کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے روحانی وجود کی طیاری کے لئے پہلا مرتبہ ہے یا یوں کہو کہ وہ پہلا تخم ہے جو عبودیت کی زمین میں بویا جاتا ہے''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 351)

یعنی روحانی وجود کی تیاری کے لئے پہلا مرتبہ یہ ہے یا وہ ایسا بیج ہے جو ایک بندے کے صحیح عابد بننے کے لئے اس زمین میں بویا جاتا ہے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ اُلوہیت پر گر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور تضرع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے۔ اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سم قاتل ہے اسی طرح نفس امارہ میں بھی سم قاتل ہوتا ہے اور جس نے اسے پیدا کیا اسی کے پاس اس کا علاج ہے''۔ (البدر جلد 3 نمبر 34 مورخہ 8 ستمبر 1904ء صفحہ 3)

پس عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور گرنا اور اس میں استقامت دکھانا، ثابت قدم رہنا، یہ نہیں کہ کبھی نمازیں پڑھ لیں اور کبھی نہیں، اگر یہ دونوں چیزیں قائم رہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ پھر برائیوں پر ابھارنے والے جذبات ایک دن ختم ہو جائیں گے کیونکہ برائیوں کو مارنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا ضروری ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا۔ لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا۔ نَحْنُ نَرْزُقُکَ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی (سورۃ طٰہٰ:133) اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے، ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے۔ پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کا اعلان، حکم، ہدایت کہ تم خود بھی نمازوں کی طرف توجہ کرو اور اپنے گھر والوں کو بھی توجہ دلاؤ۔ کیونکہ یہ تمہارے ہی فائدہ کے لئے ہے۔ اس دنیا میں بھی اس کے پھل ہیں اور آخرت میں بھی متقی ہی ہے جو فلاح پانے والا ہوگا۔ اس دنیا میں بھی متقی ہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ ایسے ایسے ذرائع سے رزق دیتا ہے جہاں تک اس کا خیال بھی نہیں جاتا۔ پس اللہ تعالیٰ یہ نمازیں فرض کر کے تم پر کوئی ٹیکس نہیں لگا رہا بلکہ اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والے انسان کو انعامات سے نواز رہا ہے۔ انعامات کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ انسان دنیا میں بھی انعامات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر روحانی انعامات حاصل کرنے کے لئے کیوں نہیں۔ جب ایسا پیار کرنے والا خدا ہو تو پھر کیا وجہ ہے کہ انسان اس کی عبادت نہ کرے، اس کا شکر گزار نہ ہو۔ آنحضرت ﷺ کو کسی نے کہا کہ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے انعامات دینے کا اعلان کر دیا ہے پھر آپ اتنی لمبی لمبی نمازیں کیوں پڑھتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

پس یہ اسوہ ہے جس پر چل کر ہم اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے حقیقی شکر گزار ہو سکتے ہیں۔

ہماری نمازوں کی کیفیت کیا ہونی چاہئے؟ نماز کی حرکات، اس کی مختلف حالتیں جو ہیں ان کی حکمت کیا ہے اور کس طرح ان حکمتوں کو سمجھتے ہوئے ان کو ادا کرنا چاہئے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''صلی جلنے کو کہتے ہیں۔ جیسے کباب کو بھونا جاتا ہے اسی طرح نماز میں سوزش لازمی ہے۔ جب تک دل بریان نہ ہو نماز میں لذت اور سرور پیدا نہیں ہوتا اور اصل تو یہ ہے کہ نماز ہی اپنے سچے معنوں میں اس وقت ہوتی ہے''۔ جب ایسی حالت پیدا ہو جائے۔ ''نماز میں یہ شرط ہے کہ وہ بجمیع شرائط ادا ہو۔ جب تک وہ ادا نہ ہو وہ نماز نہیں ہے اور نہ وہ کیفیت جو صلوٰۃ میں میل نما کی ہے حاصل ہوتی ہے۔ یادرکھو صلوٰۃ میں حال اور قال دونوں کا جمع ہونا ضروری ہے''۔ یعنی پہلے تو یہ کہا کہ وہ کیفیت جو صحیح راستے دکھانے والی ہے، جہاں سے بنیاد شروع ہونی چاہئے وہ نہیں مل سکتی جب تک ساری شرائط پوری نہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ ''یادرکھو صلوٰۃ میں حال اور قال'' یعنی تمہاری اپنی حالت اور جو تم کہہ رہے ہو'' دونوں کا جمع ہونا ضروری ہے۔ بعض وقت اعلام تصویری ہوتا ہے۔ ایسی تصویر دکھائی جاتی ہے جس سے دیکھنے والے کو پتہ ملتا ہے کہ اس کا منشاء یہ ہے۔ ایسا ہی صلوۃ میں منشاء الٰہی کی تصویر ہے''۔ یہ شکل جو اس کی بنتی ہے، تصویر دکھائی جاتی ہے اس سے صحیح صورت حال پتہ لگتی ہے اور حالتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جو مرضی ہے اس کی تصویر نماز میں ہے۔ ''نماز میں جیسے زبان سے کچھ پڑھا جاتا ہے ویسے ہی اعضاء اور جوارح کی حرکات سے کچھ دکھایا بھی جاتا ہے''۔ زبان سے جب نماز پڑھتے ہیں اسی طرح جو جسم کے اعضاء ہیں، حرکات ہیں، وہ ان سے دکھایا جاتا ہے۔ ''جب انسان کھڑا ہوتا ہے تو تحمید اور تسبیح کرتا ہے اس کا نام قیام رکھا ہے۔ اب ہر ایک شخص جانتا ہے کہ حمد و ثناء کے مناسب حال قیام ہی ہے۔ بادشاہوں کے سامنے جب قصائد سنائے جاتے ہیں تو آخر کھڑے ہو کر ہی پیش کرتے ہیں۔ ادھر تو ظاہری طور پر قیام رکھا ہی ہے اور زبان سے حمد و ثناء بھی رکھی ہے۔ مطلب اس کا یہی ہے کہ روحانی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو۔ حمد ایک بات پر قائم ہو کر کی جاتی ہے۔ جو شخص مصدق ہو کر کسی کی تعریف کرتا ہے تو ایک رائے پر قائم ہو جاتا ہے''۔ جب تعریف کی

جاتی ہے تو کسی رائے پر قائم ہو کر کی جاتی ہے۔ فرمایا کہ جب کسی کی تصدیق کر رہے ہو، تصدیق کرتے ہوئے تعریف کر رہے ہو تو وہ کسی رائے پر قائم ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ ’’اس الحمدللہ کہنے والے کے واسطے یہ ضروری ہوا کہ وہ سچے طور پر الحمدللہ اسی وقت کہہ سکتا ہے کہ پورے طور پر اس کو یقین ہو جائے کہ جمیع اقسام محامد کے اللہ تعالیٰ کے ہی لئے ہیں‘‘۔ تمام قسم کی جو تعریفیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ تبھی الحمدللہ صحیح طرح کہہ سکتا ہے۔ ’’جب یہ بات دل میں انشراح کے ساتھ پیدا ہو گئی تو یہ روحانی قیام ہے کیونکہ دل اس پر قائم ہو جاتا ہے اور وہ سمجھا جاتا ہے کہ کھڑا ہے۔ حال کے موافق کھڑا ہو گیا تا کہ روحانی قیام نصیب ہو‘‘۔ دل بھی اس حالت کے مطابق کھڑا ہو گیا اور یہ روحانی قیام ہے، روحانیت کا کھڑا ہونا ہے۔ ’’پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتا ہے تو قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کی عظمت مان لیتے ہیں تو اس کے حضور جھکتے ہیں۔ عظمت کا تقاضا ہے کہ اس کے لئے رکوع کرے۔ پس سبحان ربی العظیم زبان سے کہا اور حال سے جھکنا دکھایا‘‘۔ اللہ تعالیٰ کی زبان سے عظمت بیان کی، اور اپنی ظاہری حالت میں جھک کر اس کا اظہار کیا۔ ’’یہ اس قول کے ساتھ حال دکھایا۔ پھر تیسرا قول ہے کہ سبحان ربی الاعلیٰ۔ اعلیٰ افعل التفضیل ہے، یہ بالذات سجدہ کو چاہتا ہے‘‘۔ اعلیٰ جو ہے وہ سب سے بڑی چیز ہے اور یہ اپنی ذات میں سجدے کو چاہتا ہے۔ جو اعلیٰ چیز ہو اس کے سامنے سجدہ کیا جاتا ہے۔ ’’اس لئے اس کے ساتھ حالی تصویر سجدہ میں گرے گا‘‘۔ یعنی اس وقت اپنا حال یہ ہو گا کہ زبان سے سبحان ربی الاعلی کہا ہے تو سجدہ میں بھی ساتھ ہی گر جائے کہ اللہ تعالیٰ سب سے اعلیٰ ہے اور میں اس اعلیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہوں۔ ’’اور اس اقرار کے مناسب حال ہیئت فی الفور اختیار کر لی‘‘ یعنی سبحان ربی الاعلیٰ کا جو اقرار کیا وہی حالت اپنی اختیار کر لی۔ ’’اس قال کے ساتھ تین حال جسمانی ہیں‘‘۔ یعنی یہ جو باتیں کی گئیں، زبان سے الفاظ ادا کئے گئے ان کے ساتھ تین جسمانی حالتیں بھی ہیں۔ ’’ایک تصویر اس کے آگے پیش کی ہے۔ ہر ایک قسم کا قیام بھی کرتا ہے۔ زبان جو جسم کا ٹکڑا ہے، اس نے بھی کہا اور وہ شامل ہو گئی۔ تیسری چیز اور ہے‘‘۔ فرماتے ہیں، یہ دو چیزیں تو ہو گئیں۔ زبان بھی شامل ہو گئی۔ دعا کی اور اپنی ظاہری حالت جسم کی بھی وہ بنا لی۔ کھڑے ہوئے تعریف کی، عظمت بیان کی، رکوع کیا، اللہ تعالیٰ کا اعلیٰ ہونا، افضل ترین ہونا بیان کیا تو سجدہ کیا، لیکن تیسری چیز ایک اور ہے اور وہ ہے، فرمایا کہ ’’تیسری چیز اور ہے وہ اگر شامل نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ وہ کیا ہے؟‘‘ فرمایا: ’’وہ قلب ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ قلب کا قیام ہو اور اللہ تعالیٰ اس پر نظر کر کے دیکھے کہ درحقیقت وہ حمد بھی کرتا ہے اور کھڑا بھی ہے‘‘۔ تیسری چیز جو ہے وہ دل ہے۔ یہ ساری حرکتیں جب ہو رہی ہوں، زبان بھی اقرار کر رہی ہو، جسم بھی اظہار کر رہا ہو، تو دل میں بھی وہی کیفیت ہو اور یہ جو کیفیت ہے وہ اللہ تعالیٰ کو نظر آ رہی ہو۔ وہ دیکھے کہ درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہے۔ اور کھڑا ہے اسی طرح تعریف کرنے کے انداز میں۔ ’’اور روح بھی کھڑا ہوا حمد کرتا ہے‘‘۔ دل بھی کھڑا ہے، روح بھی کھڑا حمد کرتا ہے۔ ’’جسم ہی نہیں بلکہ روح بھی کھڑا ہے اور جب سبحان ربی العظیم کہتا ہے تو دیکھے کہ اتنا ہی نہیں کہ صرف عظمت کا اقرار ہی کیا ہے۔ نہیں، بلکہ ساتھ ہی جھکا بھی ہے‘‘۔ ظاہری حالت ہو گئی۔ ’’اور اس کے ساتھ ہی روح بھی جھک گیا ہے‘‘۔ روح میں بھی محسوس ہو کہ میں جھک گیا ہوں۔ ’’پھر تیسری نظر میں خدا کے حضور سجدے میں گرا ہے اس کی علوشان کو ملاحظہ میں لا کر اس کے ساتھ ہی دیکھے کہ روح بھی الوہیت کے آستانہ پر گرا ہوا ہے‘‘۔ زبان بھی الفاظ ادا کر رہی ہے، جسم بھی اس طرح جھکا ہوا ہے اور دل کی بھی وہی کیفیت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے بالکل سجدہ ریز ہو گیا ہے۔ ’’غرض یہ حالت جب تک پیدا نہ ہو لے اس وقت تک مطمئن نہ ہو کیونکہ یقیمون الصلوٰۃ کے یہی معنی ہیں‘‘۔ یہ ہر مومن کا کام ہے کہ یہ تین حالتیں اپنے اندر پیدا کرے۔ زبان جب بول رہی ہے تو جسم سے اس کا اظہار ہو اور دل میں اس کو احساس ہو اور ایسا احساس کہ جس کو خدا تعالیٰ پہچان سکے۔ تو فرمایا اگر یہ حالت نہیں ہے تو اس وقت تک مطمئن نہیں ہونا اور یقیمون الصلوٰۃ کے یہی معنی ہیں۔ ’’اگر یہ سوال ہو کہ یہ حالت پیدا کیونکر ہو؟‘‘ اب یہ سوال ہو گا کہ یہ حالت کس طرح پیدا ہو‘‘ تو اس کا جواب اتنا ہی ہے کہ نماز پر مداومت کی جائے اور وساوس اور شبہات سے پریشان نہ ہو‘‘۔ یعنی یہ حالت کس طرح اختیار کی جائے کہ نماز میں باقاعدگی ہو۔ پانچ نمازیں ہیں۔ پوری طرح نمازیں ادا کرنے کا جو حق ہے اس طرح ادا کی جائیں، کسی قسم کے وسوسے اور شبہات جو دل میں پیدا ہوتے ہیں ان سے پریشان نہ ہو۔ ’’ابتدائی حالت میں شکوک وشبہات سے ایک جنگ ضرور ہوتی ہے اس کا علاج یہی ہے کہ نہ تھکنے والے استقلال اور صبر کے ساتھ لگا رہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے، آخر وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے‘‘۔ (الحکم جلد نمبر 14۔ 17 اپریل 1901ء صفحہ 1)

شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔ وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ دل کی کیفیت وہ پیدا نہیں ہوتی۔ ظاہری حالت اور زبان تو چل رہی ہوتی ہے لیکن دل میں وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ فرمایا لیکن صبر سے، مستقل مزاجی سے دعاؤں میں لگا رہے، اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا رہے، اس سے نماز میں لذت وسرور حاصل کرنے کے لئے مانگتا رہے تو آخر کار ایک وقت آئے گا جب ایسی حالت پیدا ہو جائے گی۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے‘‘۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ کوئی وظیفہ۔ فرمایا سب سے بڑا وظیفہ نماز ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد بھی بیان ہوتی ہے، انسان استغفار بھی کرتا ہے، درود شریف بھی پڑھتا ہے اور یہی چیزیں ایسی ہیں جو دعاؤں کی قبولیت کا نشان دکھانے والی ہیں، وجہ بننے والی ہیں۔

فرمایا: ’’اور اس سے ہر قسم کے غم وہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا اَ لَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورۃ الرعد: آیت 29) اطمینان، سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں‘‘۔

(الحکم جلد نمبر 7۔ مورخہ 31 مئی 1903ء صفحہ 9)

پس یہ ہیں وہ معیار جو ہم نے حاصل کرنے ہیں کہ نہ صرف نمازوں میں باقاعدگی ہو بلکہ ہمارے جسم کا ہر ذرہ اور ہماری روح بھی اس کے آگے جھک جائے۔ ہمارے سینے سے ابل ابل کر وہ دعائیں نکلیں جو ہمیں خدا کا مقرب بنا دیں۔ ہم اپنی ذات میں وہ انقلاب برپا ہوتا دیکھیں جس میں صرف اور صرف خدائے واحد کی رضا نظر آتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک یہ نظارے دیکھنے والا ہو۔ آمین

❀❀❀❀❀❀❀

قطعات مومن

یہ خدائی سلسلہ ہے، فکر تم کرتے ہو کیوں
یہ مخالف آگ میں اپنی ہی خود جل جائیں گے
احمدیت دن بدن آئیگی غالب ہر جگہ
ساری روکیں اور طوفاں ایک دن ٹل جائیں گے

☆☆☆☆

اپنے بندوں کی دُعاؤں کو وہی سنتا ہے
جو بھی مشکل ہو اسے دور وہی کرتا ہے
اپنے ہونے کا خدا خود ہی گواہ بنتا ہے
آکے جب خواب میں وہ دل کو سکوں دیتا ہے

☆☆☆☆

(خواجہ عبدالمومن اوسلو۔ ناروے)

تصحیح: موصوف کی ایک نظم مطبوعہ بدر ۳/جنوری میں ایک مصرعہ غلطی سے اس طرح لکھا گیا ہے ’’ابتلا آئے مگر ایسا سہارا تھا مجھے‘‘ احباب اس کی تصحیح فرمالیں پورا شعر یہ ہے

’’ابتلاء آئے مگر تیرا سہارا تھا مجھے‘‘
’’استقامت تیری رحمت سے ہوئی مجھ کو عطا‘‘

ضروری اعلان

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سال کے پیش نظر بعض جماعتوں کی طرف سے مساجد/مشن ہاؤسز اور دوسری جماعتی عمارات پر رنگ روغن اور سفیدی کروانے کے لے مرکز سے بجٹ کی فراہمی کی درخواستیں موصول ہو رہی ہیں بمطابق فیصلہ جوبلی کمیٹی ایسی درخواستیں قابل قبول نہیں ہیں جماعتیں اپنے اخراجات پر جماعتی عمارات کو رنگ روغن اور سفیدی کروائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی بھارت)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

خلافت خامسہ کی
عظیم الشان اور بابرکت تحریکات

(مرتبہ: حبیب الرحمن زیروی-ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نام اپنے پہلے پیغام میں فرمایا:-

''اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کرسکتا پس اس قدرت کے ساتھ کامل اطاعت اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

پھر حضور نے فرمایا:-

''خلفاء کی طرف سے مختلف وقتوں میں مختلف تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ روحانی ترقی کے لئے بھی جیسا کہ مساجد کو آباد کرنے کے بارہ میں ہے، نمازوں کے قیام کے بارہ میں ہے، اولاد کی تربیت کے بارہ میں ہے، اپنے اندر اخلاقی قدریں بلند کرنے کے بارہ میں، وسعت حوصلہ پیدا کرنے کے بارہ میں، دعوت الی اللہ کے بارہ میں یا متفرق مالی تحریکات ہیں۔ تو یہی باتیں ہیں جن کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ دوسرے لفظوں میں طاعت درمعروف کے زمرے میں یہی باتیں آتی ہیں تو نبی نے یا کسی خلیفہ نے تمہارے سے خلاف احکام الٰہی اور خلاف عقل تو کام نہیں کروانے۔ یہ تو نہیں کہنا کہ تم آگ میں کود جاؤ اور سمندر میں چھلانگ لگا دو ....تو واضح ہو کہ نبی یا خلیفہ وقت کبھی بھی مذاق میں بھی یہ بات نہیں کرسکتا۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 343)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سالوں میں جماعت کی تعلیم و تربیت اور تبلیغ اسلام واحمدیت اور جماعتی ترقی اور خدمت بنی نوع انسان کے سلسلہ میں مختلف اوقات میں جو بابرکت تحریکات فرمائیں بطور یاددہانی ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ احباب جماعت ان تحریکات پر کما حقہٗ عمل کرنے کی کوشش کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

(1) جماعت احمدیہ انگلستان اور MTA کے کارکنان کے لئے دعا کی تحریک

''جماعت انگلستان کو اور ایم ٹی اے کو شکریہ ادا کریں جو لوگ یہاں نہیں آسکے انہوں نے جس تفصیل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ اپنے دلوں کی تسکین کے سامان پائے اس پر دنیا میں کروڑوں احمدی ایم ٹی اے کے کارکنان کے ممنون احسان ہیں کہ انہوں نے نہ آنے والے مجبوروں کو بھی تشنہ نہیں رہنے دیا۔ میری اطلاع کے مطابق تو مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض کارکنان مسلسل 48 گھنٹے تک ڈیوٹی دیتے رہے اور پھر تھوڑا سا آرام کرتے تھے۔ یہ سب یقیناً ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ تمام جماعت کو ان تمام کارکنان کے لئے جنہوں نے انتظامی لحاظ سے خدمت کی یا ایم ٹی اے میں خدمات سرانجام دیں، دعا کی خصوصی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے اور آئندہ بھی اسی وفا اور اخلاص کے ساتھ اسی طرح قربانیاں دیتے ہوئے کام کرتے چلے جائیں۔ آمین

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 37,38)

(2) دعا کی تحریک

''اپریل 1903ء میں پھر یہ الہام ہے:-

''رَبِّ اِنِّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا''۔

اے میرے رب مَیں ستم رسیدہ ہوں۔ میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔ (تذکرہ)

یہ دعا آج کل ہمیں ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ اس پر توجہ دیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2003ء)

(3) ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے قیام کا اعلان

''مختلف لوگوں نے توجہ دلائی ہے خود بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات ہیں اور غلبۂ اسلام کے لئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔ آپ کے خطبات ہیں، تقاریر ہیں، مجالس عرفان ہیں۔ ان کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے۔ تو یہ کافی وسیع کام ہے جس کے لئے الگ ادارہ کے قیام کی ضرورت ہے۔ تو کافی سوچ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے نام سے قائم کیا جائے اور اس کے لئے انشاء اللہ ایک مجلس ہوگی، بورڈ آف ڈائریکٹر ہوگا، جو کہ بیس ممبران پر مشتمل ہوگا اور اس کی ایک سب کمیٹی لندن میں بھی ہوگی۔ کیونکہ دنیا میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے، مختلف زبانوں کے کام ہیں اور جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تینوں مرکزی انجمنیں مل کر یہ فنڈز مہیا کریں گی لیکن کچھ لوگوں کی بھی خواہش ہوگی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے جو کوئی اپنی خوشی سے، اپنی مرضی سے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں، ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے، ان کو اجازت ہوگی، دے سکتے ہیں اس میں چندہ۔ تو دعا کریں جو کمیٹی بنے گی اس کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق بھی دے اور ہر لحاظ سے وہ کام جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات کے ہیں جو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے ان کو مکمل کرنے کی توفیق ملے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 2003ء)

(4) نصرت جہاں سکیم کے تحت احمدی ڈاکٹرز کو وقف زندگی کی تحریک

''جلسے (جلسہ برطانیہ 2003ء۔ناقل) پر میں نے ڈاکٹروں کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے افریقہ کے ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹر مستقل یا عارضی وقف کریں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں۔ وہ دقتیں اور وہ مشکلات بھی نہیں رہیں جو شروع کے واقفین کو پیش آئیں اور اکثر جگہ تو بہت بہتر حالات ہیں اور تمام سہولتیں میسر ہیں۔ اور اگر کچھ تھوڑی بہت مشکلات ہوں بھی تو اس عہد بیعت کو سامنے رکھیں کہ محض للہ اپنی خداداد طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ آگے آئیں اور مسیح الزمان سے باندھے ہوئے اس عہد کو پورا کریں اور ان کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اسی طرح ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کے لئے بھی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے وہاں بھی ڈاکٹر صاحبان کو اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

پھر پاکستان میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی بچوں کی تعلیم اور مریضوں کے علاج کے لئے مستقلاً احباب جماعتی انتظام کے تحت مالی اعانت کرتے ہیں اور پاکستان اور ہندوستان جیسے ملکوں میں جہاں غربت بہت زیادہ ہے اس مقصد کے لئے مالی اعانت کرنے والے اس خدمت کی وجہ سے مریضوں کی دعائیں لے رہے ہیں۔ تو اس نیک کام کو بھی احباب جماعت کو جاری رکھنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر جاری رکھنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر کرنا چاہئے کہ دکھوں میں اضافہ بھی تیزی سے ہورہا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2003ء)

(5) خدمت انسانیت کی تحریک

''جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہورہی ہے۔ مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں بھی اور ربوہ اور قادیان میں بھی واقفین ڈاکٹر اور اساتذہ خدمت بجا لارہے ہیں۔ لیکن مَیں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کرسکتا ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آسکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال ونفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ اگر آپ سب اس نیت سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہوں کہ ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد بیعت باندھا ہے جس کو پورا کرنا ہم پر فرض ہے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی کس قدر بارش ہوتی ہے جس کو آپ سنبھال بھی نہیں سکیں گے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 7 نومبر 2003ء)

(6) انٹرنیٹ کا غلط استعمال ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے اس سے بچنے کی کوشش کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انٹرنیٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

''یہ بھی پردہ کرنے کے زمرہ میں آتا ہے۔ بعض لڑکے لڑکی بن کر بات چیت کررہے ہوتے ہیں۔ جب جماعت کا تعارف ہوجائے تو لڑکی خوش ہوجاتی ہے کہ چلو تبلیغ ہورہی ہے۔ اگر آپ کی نیت صاف ہے تو دوسری طرف جو لڑکا لڑکی بن کر بیٹھا ہوا ہے آپ کو کیا پتہ کہ اس کی کیا نیت ہے۔ پھر بعض اوقات تصویروں کے تبادلے شروع ہوجاتے ہیں بعض جگہوں پر رشتے بھی ہوئے ہیں اور بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں۔ انٹرنیٹ ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے اگر تبلیغ ہی کرنی ہے تو لڑکیاں لڑکیوں ہی کو تبلیغ کریں، لڑکوں کو نہ کریں یہ کام لڑکوں کے لئے ہی رہنے دیں والدین اس بات پر نظر رکھیں کہ کھلے طور پر انٹرنیٹ کے رابطے نہیں ہونے چاہئیں جو شعور کی عمر کے ہیں وہ خود بھی ہوش کریں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 28 نومبر 2003ء)

(7) بدرسوم ترک کردینے کی تحریک

فرمایا:-''آج بھی عورتوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ صرف اپنے علاقہ کی یا ملک کی رسموں کے پیچھے نہ چل پڑیں۔ بلکہ جہاں بھی ایسی رسمیں دیکھیں جن سے ہلکا سا بھی شائبہ شرک کا ہوتا ہو ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے تمام احمدی خواتین اسی جذبہ کے ساتھ اپنی اور اپنی نسلوں کی تربیت کرنے والی ہوں۔ ہمارے ملکوں میں، پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں مسلمانوں میں بھی یہ رواج ہے کہ لڑکیوں کو پوری جائداد نہیں دیتے۔ پوری کیا، دیتے ہی نہیں۔ خاص طور پر دیہاتی لوگوں میں، زمینداروں میں۔ اس کا ایک نمونہ ہے، چوہدری نصر اللہ خان صاحب کا چوہدری صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ کو اس زمانہ کے رواج کے مطابق والد صاحب نے ان کی شادی کے موقع پر بہت سارا جہیز دیا اور پھر آپ نے وصیت بھی کردی کہ آپ کا ورثہ شریعت محمدی کے مطابق تقسیم بھی ہوگا، لڑکوں میں بھی اور لڑکیوں میں بھی۔ چنانچہ اس کے مطابق ان کی وفات کے بعد ان کی بیٹی کو بھی شریعت کے مطابق حصہ دیا گیا۔''

(الفضل انٹرنیشنل 5 دسمبر 2003ء)

(8) سگریٹ نوشی ترک کرنے کی تحریک

فرمایا:''آج کل یہی برائی ہے حقہ والی جو سگریٹ کی صورت میں رائج ہے۔ تو یہ سگریٹ پینے

والے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ سگریٹ چھوڑیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں خاص طور پر سگریٹ کی بیماری جو ہے وہ آگے سگریٹ کی کئی قسمیں نکل آئی ہوئی ہیں جن میں نشہ آور چیزیں ملا کر پیا جاتا ہے۔ تو وہ نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے کی طرف ایک قدم ہے جو دجال کا پھیلایا ہوا ہے اور بدقسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔ بہرحال ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی کو ترک کریں‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 5 دسمبر 2003ء)

(9) لاٹری حرام ہے

فرمایا:۔ ’’یہی آج کل یہاں یورپ میں رواج ہے، مغرب میں رواج ہے لاٹری کا کہ جو لوگ لاٹری ڈالتے ہیں اور ان کی رقمیں نکلتی ہیں وہ قطعاً ان کے لئے جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ اسی طرح جس طرح جوئے کی رقم حرام ہے اوّل تو لینی نہیں چاہئے اور اگر غلطی سے نکل بھی آئی ہے تو پھر اپنے پر استعمال نہیں ہوسکتی‘‘۔

(خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 381)

(10) جادو۔ٹونے ٹونکے سے بچنے کی تحریک

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ: ’’پیر بنیں۔ پیر پرست نہ بنیں‘‘۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ بعض رپورٹیں ایسی آتی ہیں، اطلاعیں ملتی رہتی ہیں، پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی، بعض جگہ ربوہ میں بھی کہ بعض احمدیوں نے اپنے دعا گو بزرگ بنائے ہوئے ہیں اور وہ بزرگ بھی میرے نزدیک نام نہاد ہیں جو پیسے لے کر یا ویسے تعویذ وغیرہ دیتے ہیں یا دعا کرتے ہیں کہ 20 دن کی دوائی لے جاؤ، 20 دن کا پانی لے جاؤ یا تعویذ لے جاؤ۔ یہ سب فضولیات اور لغویات ہیں۔ میرے نزدیک تو وہ احمدی نہیں ہیں جو اس طرح تعویذ وغیرہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دعا کروانے والا بھی یہ سمجھتا ہے کہ میں جو مرضی کرتا رہوں، لوگوں کے حق مارتا رہوں، مَیں نے اپنے بزرگ سے دعا کروالی ہے اس لئے بخشا گیا، یا میرے کام ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مومن کہلانا ہے تو میری عبادت کرو، اور تم کہتے ہو کہ پیر صاحب کی دعائیں ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں ان سے بچیں۔ عورتوں میں خاص طور پر یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے، جہاں جہاں بھی ہیں ہمارے ایشین (Asian) ملکوں میں اس طرح کا زیادہ ہوتا ہے یا جہاں جہاں بھی Asians اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بھی بعض دفعہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے ذیلی تنظیمیں اس بات کا جائزہ لیں اور ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدباب کرنے کی کوشش کریں۔ اگر چند ایک بھی ایسی سوچ والے لوگ ہیں تو پھر اپنے ماحول پر اثر ڈالتے رہیں گے، نہ صرف ذیلی تنظیمیں بلکہ جماعتی نظام بھی جائزہ لے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ چند ایک بھی اگر لوگ ہوں گے تو اپنے اثر ڈالتے رہیں گے اور شیطان تو حملے کی تاک میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے بننے کی بجائے اس طرح بعض شرک میں پڑنے والے ہوجائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ لیکن مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ بیماری چاہے چند ایک میں ہی ہو، جماعت کے اندر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ تو یہ دعا سکھاتا ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں ہر ایک یہ دعا کرے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ خلیفۂ وقت بھی یہ دعا کرتا ہے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا: اور یہ پیر پرست طبقہ کہتا ہے کہ ہم جو مرضی عمل کریں ہمارے پیر صاحب کی دعاؤں سے ہم بخشے جائیں گے۔ اِنَّا لِلّٰہِ۔ یہ تو نعوذ باللہ عیسائیوں کے کفارہ والا معاملہ ہی آہستہ آہستہ بن جائے گا۔ وہی نظریہ پیدا ہوتا جائے گا۔ پس اس طرف چاہے یہ چھوٹے ماحول میں ہی ہو، بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ابھی سے اس کو دبانا ہوگا۔ اور ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس رمضان میں اپنے اندر انشاء اللہ تعالیٰ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہر احمدی یہ کوشش کرے اور ہر احمدی خود ان دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے چکھے بجائے اس کہ دوسروں کے پیچھے جائے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 764)

(11) نظام جماعت کی پابندی کی تحریک

’’پندرہ سال کی عمر کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا کہ لجنہ یا خدام میں جا کر یہ لوگ اپنے عہدیدار اپنے میں سے منتخب کرتے ہیں اور پھر مرکزی ہدایات کی روشنی میں متفرق امور اور تربیتی امور خود سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور ان پر عمل بھی کرتے ہیں تو بچپن سے ہی ایسی تربیت حاصل کرنے کی وجہ سے، ایسے پروگراموں میں شمولیت کی وجہ سے ان کو ٹریننگ ہو جاتی ہے اور پھر یہی بچے جب بڑے ہوتے ہیں اور جماعتی نظام میں پوری طرح سموئے جاتے ہیں تو جماعتی کاموں میں بھی زیادہ فائدہ منداور مفید وجود ثابت ہوتے ہیں اور اس نظام کا ایک حصہ بنتے ہیں۔ تو بہرحال انہی ذیلی نظاموں کا حصہ بنتے ہوئے ہر بچہ، جوان، عورت، مرد، جب جماعتی نظام کا حصہ بن جاتے ہیں تو گو جماعتی نظام پہلے ہی، مقدم ہے...... چونکہ ابتداء سے ہی نظام کا تصور پیار و محبت اور بھائی چارے اور مل جل کر کام کرنے کی روح کے ساتھ وہ بچہ پروان چڑھ رہا ہوتا ہے اور پھر خلیفۂ وقت کے ساتھ ہر موقع پر ذاتی پیار و محبت کا تعلق اس ٹریننگ کی وجہ سے ہو رہا ہوتا ہے اور ہو جاتا ہے اس لئے ہر فرد جماعت جب جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہو اور اپنے عہدیداران کی اطاعت بخوشی کرتا ہے تو اس لئے کرتا ہے کہ بچپن سے نظام کے بارہ میں پڑنے والی آواز اور خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق اور پیار کی وجہ سے مجبور ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت چونکہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے اور خلیفۂ وقت کی براہ راست اس پر نظر ہوتی ہے اس لئے نئے شامل ہونے والے، نو مبایعین بھی ان احمدیوں کے علاوہ بھی جو پیدائشی احمدی ہوں، بڑی جلدی نظام میں سموئے جاتے ہیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 515)

(12) دعا کی تحریک

’’یہ دعا خاص طور پر اور دعاؤں کے ساتھ یہ بھی ضرور کیا کریں اور جیسا کہ مَیں نے کہا تھا ہر نئی خلافت کے بعد اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو خواب کے ذریعہ سے اللہ نے سکھائی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام خواب میں آئے تھے اور کہا تھا کہ یہ دعا جماعت پڑھے۔ رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران: 9) اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ یہ دعا بہت کیا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003ء)

(13) سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تلقین

’’اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو سچ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے اور جھوٹ سے بیزار ہو کر نفرت کرنے والا بنائے۔ ہر احمدی جدھر بھی جائے اس پر کبھی اس اشارے کے ساتھ انگلی نہ اُٹھے کے یہ جھوٹا ہے بلکہ ہر انگلی ہر احمدی پر ان الفاظ پر اُٹھے کہ اگر سچائی کا کوئی پیکر دیکھنا ہے تو یہ احمدی جا رہا ہے۔ اگر کسی قوم کے اندر کوئی سچائی دیکھنی ہے، اس دُنیا میں موجود حالات میں کسی نے سچائی دیکھنی ہے تو ان احمدیوں میں دیکھو۔ تو ہر احمدی خواہ وہ امریکہ میں رہنے والا ہو یا یورپ میں ہو، ہر دیکھنے والا احمدی کے متعلق یہی کہے کہ سچائی ان کا نمایاں پہلو ہے اور پہچان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس خلق پر قائم رہنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے‘‘۔

(خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 564)

(14) شادی بیاہ کے موقعہ پر سادگی اور اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھنے کی تاکید

’’شادیوں پر لڑکوں کو کھانا کھلانے کے لئے بلایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ چھوٹی عمر کے ہیں لیکن یہ لڑکے بلوغت کی عمر کو پہنچ چکے ہوتے ہیں اور ان سے پردے کا حکم ہے اگر وہ چھوٹی عمر کے بھی ہیں تو ان کے ماحول کی وجہ سے ان کے ذہن گندے ہو چکے ہوتے ہیں، ماؤں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ احمدی معاشرے میں احمدی نوجوانوں کی ٹیم بنائی جائے اس طرح خدمت خلق کا کام ہو جائے گا اور اخراجات میں بھی کمی آجائے گی۔ لجنہ کے فنکشنز میں لجنہ اماء اللہ کی لڑکیاں کام کریں۔ چہرہ چھپانے کا بہرحال حکم ہے۔ اگر پردے کی خود تشریح کرنی شروع کردیں اور ہر کوئی اپنی پسند کے پردے کی تشریح کرنے لگ جائے تو پھر پردے کا تقدس کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ ماں باپ دونوں کو بچیوں کے پردے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ غلط قسم کی غیر احمدی ملازماؤں کو رکھنے کی احتیاط کرنی چاہئے اور ان کو بغیر تحقیق کے نہیں رکھنا چاہئے۔ شریعت نے ڈانس کرنے سے منع کیا ہے اور شرفاء کا ناچ سے کوئی تعلق نہیں۔ شادیوں پر لڑکیاں جو شریفانہ نغمے گاتی ہیں اس میں کوئی حرج نہیں پھر اس موقع پر دعائیہ نظمیں بھی پڑھی جاتی ہیں اور نئے شادی شدہ جوڑوں کو دعاؤں سے رخصت کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہی حکم ہے کہ خوشیاں مناؤ تو سادگی سے مناؤ اور اللہ کی رضا کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ ہماری کامیابی کا انحصار خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اس کی طرف جھکنے میں ہی ہے۔‘‘

(15) جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنے کا باقاعدہ انتظام ہو، اس کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ وقار عمل کریں

’’اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو بلکہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ غریب دلہن کی طرح سجا کے رکھو۔ یہ سجاوٹ اب مستقل رہنی چاہئے۔ مشاورت کے دنوں میں ربوہ کی بعض سڑکوں کو سجایا گیا تھا۔ تزئین ربوہ والوں نے اس کی تصویریں بھیجی ہیں، بہت خوبصورت سجایا گیا لیکن ربوہ کا اب ہر چوک اس طرح سجنا چاہئے تا کہ احساس ہو کہ وہاں ربوہ میں صفائی اور خوبصورتی کی طرف توجہ دی گئی ہے اور ہر گھر کے سامنے صفائی کا ایک اعلیٰ معیار نظر آنا چاہئے اور یہ کام صرف تزئین کمیٹی نہیں کرسکتی بلکہ ہر شہری کو اس طرف توجہ دینی ہوگی۔

اسی طرح قادیان میں بھی احمدی گھروں کے اندر اور باہر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ایک واضح فرق نظر آنا چاہئے۔ گزرنے والے کو پتہ چلے کہ اب وہ احمدی محلے یا احمدی گھر کے سامنے سے گزر رہا ہے۔

صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے اور خدام الاحمدیہ کو وقار عمل بھی کرنا چاہئے اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے اور اس میں سب سے اہم عمارات مساجد ہیں مساجد کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی مسجد کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اپریل 2004ء)

(16) شادی بیاہ پر اسراف کی معانعت

’’آج کل کی شادی بیاہوں پر فضول خرچی اتنی ہوتی ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے، پاکستان

ہندوستان وغیرہ میں بھی، اور یورپ اور مغرب کے دوسرے ممالک میں بھی۔ اب تو بعض لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ اس طرف لوگوں کو توجہ دلانی چاہئے۔ ایک تو جہیز کی دوڑ لگی ہوئی ہے، زیور بنانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے، پھر دعوتوں میں غیر ضروری اخراجات اور نام ونمود کی دوڑ لگی ہوئی ہے اور جو بے چارہ نہ کر سکے، اگر خود اپنے مسائل کی وجہ سے کر سکتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن جو نہ کر سکے اس پر پھر باتیں بناتے ہیں کہ بلایا تھا، وہاں یہ تھا وہ تھا اور پھر کئی کئی دن مختلف ناموں سے رسمیں جاری ہو چکی ہیں اور دعوتیں کی جاتی ہیں۔ دعوت تو صرف ایک دعوت ولیمہ ہے، جو اسلام کی یہ صحیح تعلیم میں ہمیں نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ تو جس کی توفیق نہیں ہے دکھاوے کی خاطر تو دعوتیں کرنی ہی نہیں چاہئیں اور بھی اپنے اوپر بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے ہاں جب مہمان آتے ہیں ہلکی پھلکی مہمان نوازی فرض ہے وہ کر دی جائے اور پھر جس کے پاس وسائل ہیں وہ اگر دعوت کر لیتا ہے تو اپنے ہی وسائل سے خرچ کرتا ہے۔ اس کی دیکھا دیکھی اپنے پر بوجھ ڈال کر جس کے کم وسائل ہیں جس کی توفیق نہیں ہے اس کو قرض لے کر یا پھر امداد کی درخواست دے کر ایسا نہیں کرنا چاہئے اور کم وسائل والوں کو حتی المقدور کوشش یہی کرنی چاہئے جتنا کم سے کم خرچ ہو کریں کیونکہ ان کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ وہ اللہ کے نبی کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ احساس کمتری کا شکار رہوں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30۔ اپریل 2004ء)

(17) مجھے جس بات سے دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ کے پیاسے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا ہو۔ احمدی انجینئرز اس سلسلہ میں جائزہ لے کر Feasibility رپورٹ تیار کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ''اب میں مختصراً آپ کے سامنے ان خدمات کا ذکر کرتا ہوں جو جماعت افریقہ کے غریب لوگوں کی کرتی ہے اور جس کے لئے آپ کی ماہرانہ خدمات کی ضرورت ہے۔ افریقی ممالک کے حالیہ دورے میں میں نے محسوس کیا ہے کہ صاف پانی کا مہیا نہ ہونا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ وہاں کے دور دراز علاقوں میں اگرچہ بین الاقوامی تنظیمیں اور NGOs وغیرہ نے ہینڈ پمپ لگانے کا کام شروع کیا ہوا ہے لیکن پھر بھی وہ ان سب لوگوں کی ضروریات کے لئے بالکل کافی نہیں ہے۔ ہماری جماعت بھی Humanity First کے ذریعہ سے انسانیت کی بھلائی کے اس کام میں مشغول ہے لیکن Technical Knowledge کی کمی اور بور کرنے کے لئے ڈرلنگ مشین (Drilling Machines) نہ ہونے کے باعث ہم اپنی اس خواہش کے باوجود کہ ہم ان ممالک کے غریب لوگوں کی خدمت کریں اپنے ٹارگٹ حاصل نہیں کر سکے۔

جب ہم بور ہول ڈرل کروانے کی غرض سے ان ماہر کمپنیوں سے رابطہ کرتے ہیں تو وہ اتنی زیادہ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں کہ آرڈر دینے کا فیصلہ کرنے کے لئے کئی دفعہ غور کرنا پڑتا ہے۔ یعنی ایک ہینڈ پمپ لگوانے کے لئے -/4000 پاؤنڈ سے لے کر -/5000 پاؤنڈ تک کی رقم درکار ہوتی ہے۔ جبکہ پاکستان میں اسی قسم کا ایک ہینڈ پمپ لگانے کے لئے چالیس سے پچاس پاؤنڈ درکار ہوں گے۔ اتنی زیادہ قیمت کی وجہ ماہرین کے مطابق یہ ہے کہ زمین میں بعض جگہ کچھ گہرائی پر جا کر گرینائیٹ کی چٹانیں ہیں اور ان چٹانوں کی وجہ سے ان جگہوں پر بور ہول کرنے کے لئے ڈائمنڈ (Diamond) کی Bit استعمال کرنی پڑتی ہے جو کہ بہت مہنگی ہوتی ہے اور بعض دفعہ ایک ڈائمنڈ ڈرل ایک بور ہول کے لئے کافی بھی نہیں ہوتی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے ان Technicalities کا تو بہت زیادہ علم نہیں ہے جو اس کام میں ہوتی ہیں یہ انجینئرز اور جیالوجسٹ کا کام ہے لیکن اس سلسلہ میں جس بات میں مجھے دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ کے پیاسے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا ہونا چاہئے ایک احمدی کو اس پہلو سے بہت فکر مند ہونا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے میں نے آرکیٹیکٹ اور انجینئرز ایسوسی ایشن کے یورپین چیپٹر کو خصوصی طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایک تفصیلی سروے کر کے ایک Feasibility Report تیار کریں کہ ہم کس طرح سے کم قیمت پر ڈرلنگ کر کے افریقہ کے ان ممالک میں زیادہ ہینڈ پمپ لگا سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جماعت ان ممالک میں مختلف مقاصد کے لئے عمارات تعمیر کر رہی ہے۔ مثلاً مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال وغیرہ۔ اس کے لئے بھی سول انجینئرز اور آرکیٹیکٹ کو ان ممالک میں خدمت کی غرض سے جانا چاہئے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ میں سے اکثر سفر کے تمام اخراجات آسانی سے خود برداشت کر سکتے ہیں اور بعض ممالک میں تو ہمارے پاس کوئی انجینئر یا آرکیٹیکٹ بھی نہیں ہیں جو ہمیں یہ مشورہ دے سکیں کہ کس قسم کی عمارتیں ہمیں بنانی چاہئیں جس سے ہمارا خرچہ بھی کم ہو اور عمارت بھی بہتر ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ میں سے کچھ انجینئرز اور آرکیٹیکٹ اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے وقف عارضی کے تحت ان ملکوں میں جائیں گے اور ہمیں یہ مشورہ دیں گے کہ ہم کس طرح کم خرچ پر یہ عمارات بنا سکتے ہیں جو کہ کم خرچ کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی نظر آئیں۔

اسی طرح جیسا کہ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ یورپ میں بھی تعمیر اور ڈیزائن کے لئے آپ کی ماہرانہ تجاویز کی ضرورت ہے۔ اکرم احمدی صاحب اور ایسوسی ایشن کے بعض دوسرے ممبران اس سلسلہ میں بہت مددگار ثابت ہوئے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی اسی طرح مددگار رہوں گے لیکن اب ایسوسی ایشن کے ممبران کو افریقی ممالک کے بارہ میں بھی سوچنا چاہئے۔

ایک اور بڑی دقت افریقی ممالک میں بجلی یا برقی طاقت کا میسر نہ آنا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے خیال میں ہمیں سورج سے حاصل کردہ توانائی کے متعلق غور کرنا چاہئے کیونکہ بعض علاقوں میں ڈیزل یا پٹرول سے چلنے والے جنریٹر (Generator) کا استعمال بھی آسان نہیں ہے بعض گاؤں سڑک سے 80,70 میل دور ہوتے ہیں یا ان جگہوں سے جہاں سے پٹرول یا ڈیزل ملتا ہے بہت دور ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ان جنریٹرز کے بریک ڈاؤن کی صورت میں کوئی مکینک بھی نہیں مل سکتا جو مرمت کر سکے۔

میرے خیال میں ہمیں اس کے متعلق خوب غور کر کے بنیادی قسم کے Solar System بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس وقت تک جو معلومات مجھے ملی ہیں وہ تو بہت حوصلہ پست کرنے والی ہیں کیونکہ Solar Cells بہت مہنگے ہیں بلکہ پورا سسٹم ہی بہت زیادہ قیمت کا ہے۔ اس لئے میں آپ میں سے اُن کو جو اس فیلڈ کے ہیں یعنی Solar Energy System کی فیلڈ میں، ان کو کہتا ہوں کہ ایسے طریقے اور ڈیزائن تلاش کریں جن سے قیمت میں کمی کی جا سکے۔

یہ آپ کے لئے یعنی احمدی انجینئرز کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے فی الحال امریکہ نے سولر سیل کی Manufacturing کو مکمل طور پر اپنے قبضہ میں لیا ہوا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہمیں اور بھی زیادہ سنجیدہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ وقت بہت تیزی سے قریب آ رہا ہے جب آپ دیکھیں گے کہ ہر وہ چیز جو امریکہ سے آئے گی وہ بہت کمیاب ہوگی۔''

(انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے یورپین چیپٹر کے زیر انتظام منعقدہ پہلے سمپوزیم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

(الفضل انٹرنیشنل 4۔ جون 2004ء)

(18) ہر احمدی دعوت الی اللہ کے لئے سال میں کم از کم دو ہفتے وقف کرے

(ا) ''دُنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کر لے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کام کے لئے وقف کرنا ہے۔ یہ میں ایک یا دو دفعہ کم از کم اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب ایک رابطہ ہوتا ہے تو دوبارہ اس کا رابطہ ہونا چاہئے اور پھر نئے میدان بھی مل جاتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں پوری سنجیدگی کے ساتھ تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر ایک کو پیش کرنا چاہئے۔ چاہے وہ ہالینڈ کا احمدی ہو یا جرمنی کا ہو۔ یا بیلجیئم کا ہو یا فرانس کا ہو یا یورپ کے کسی بھی ملک کا ہو یا دُنیا کے کسی بھی ملک کا ہو چاہے گھانا کا ہو افریقہ میں یا بورکینا فاسو کا ہو، کینیڈا کا ہو یا امریکہ کا ہو یا ایشیائی کسی ملک کا ہو، ہر ایک کو اب اس بارے میں سنجیدہ ہو جانا چاہئے اگر دُنیا کو تباہی سے بچانا ہے ہر ایک کو ذوق وشوق کے ساتھ اس پیغام کو پہنچائیں، اپنے ہم وطنوں کو اپنے اس پیغام کو پہنچائیں اور جیسا کہ میں نے کہا دُنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں۔ اس لئے اب ان کو بچانے کے لئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے یا اسی پہ گزارا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان تیار کرنا چاہئے، جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر شخص، ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4۔ جون 2004ء)

(ب) ''اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو خلافت سے وابستگی اور اخلاص ہے لیکن دعوت الی اللہ کی طرف اس طرح توجہ نہیں دی جا رہی جس طرح ہونی چاہئے اس لئے جماعتی نظام بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 دسمبر 2005ء)

(19) زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں

''ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے اسی طرح جنہوں نے جانوروں وغیرہ بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر یا ایک معین تعداد ہونے تک پر زکوٰۃ ہے پھر بنک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے اب ہر عورت کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے اور بعض عورتیں بلکہ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں جن کی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں لیکن اگر ان کے پاس زیور ہے، اس کی بھی شرح کے لحاظ سے مختلف فقہاء نے بحث کی ہوئی ہے۔ باون تولے چاندی تک کا زیور ہے یا اس کی قیمت کے برابر اگر سونے کا زیور ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اور اڑھائی فی صد اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے اس کی قیمت کے لحاظ سے۔ اس لئے اس طرف بھی عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور زکوٰۃ ادا کیا کریں بعض جگہ یہ بھی ہے کہ کسی غریب کو پہننے کے لئے زیور دے دیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوتی لیکن آج کل اتنی ہمت کم لوگ کرتے ہیں کسی کو دیں کہ پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہو اس لئے چاہئے کہ جو بھی زیور ہے، چاہے خود مستقل پہنتے ہیں یا عارضی طور پر کسی غریب کو پہننے کے لئے دیتے ہیں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔ مئی 2004ء)

(باقی آئندہ)

حاصل مطالعہ

طاقت کا خزانہ

انسانی دماغ ایک ناقابل یقین نظام ہے۔اس کی جسامت ایک سنگترہ سے بھی کم ہوتی ہے۔مگر وہ ایک سکنڈ میں ۸۰۰ یادداشتیں ریکارڈ کرلیتا ہے۔وہ اوسطاً ۷۵ سال تک برابر یہ کام جاری رکھ سکتا ہے۔

انسانی دماغ میں جو بات بھی پڑتی ہے،وہ پوری طرح اس کو محفوظ کرلیتا ہے،اور پھر کبھی اس کے کسی جزو کو فراموش نہیں کرتا۔خواہ ہم ان تمام معلومات کو شعوری طور پر یاد میں نہ لاسکیں۔تاہم ہمارے دماغ کے مستقل فائل میں ہر چیز ہر وقت موجود رہتی ہے۔

اگر ایک ایسا کمپیوٹر بنایا جائے جس کے امکانات انسانی دماغ کے برابر ہوں تو اس کا انفراسٹکچر اتنا زیادہ ہوگا کہ وہ ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ جیسی عمارت کو گھیر لے گا۔ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ نیویارک میں ہے،اس کی ۱۰۲ منزلیں ہیں اور اس کی اونچائی ۱۲۵۰ فٹ ہے۔ایسا سپر کمپیوٹر اگر بنایا جاسکے تو اس کو چلانے کے لئے ایک ارب واٹ بجلی کی توانائی درکار ہوگی۔اس کی لاگت اتنی زیادہ ہوگی جس کا اندازہ کرنا مشکل ہے:

The brain is a fabulous mechanism. About the size of half a grapefruit, it can record 800 memories a second for the average 75 years many of us live, without exhausting itself. The human brain retains everything it takes in and never forgets anything. Even though we don't recall all the information received everything is own permanent file in our brain if a computer to match the brain's potential was built, it would accupy space comparable to the size of the Empire State Building (1250 feet tall) and need 1,000,000,000 watts of electrical power to run. The cost would be equally immense. The mind is one of God's most amazing gifts to man. Yet most people use only a small fraction of their mental ability. For many, the power remains largely untapped. (The Plain Truth, Octoer 1988, p.29.)

یہ دماغ انسان کے لئے اللہ کا ایک انتہائی حیرت ناک تحفہ ہے۔تاہم بڑے سے بڑا سائنس داں بھی اس کو صرف جزئی طور پر استعمال کرپاتا ہے۔دماغ کے تمام اعلیٰ امکانات ابھی تک غیر استعمال شدہ حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔

امریکی میگزین اسپان (Span) کے شمارہ ستمبر ۱۹۸۹ء میں ایک تحقیقی مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے------ہمارا حیرت ناک دماغ: "Our Amzing Mind"

اس مضمون کے مرتب یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ کے سینئر ایڈیٹر مسٹر ولیم ایف آل مین ہیں۔اس میں بتایا گیا ہے کہ دماغی تحقیق کا کام موجودہ زمانہ میں اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب اس کی ایک علیحدہ علمی شاخ وجود میں آچکی ہے جس کو دماغ کی سائنس (Brain Science) کہا جاتا ہے۔

اس سائنس کے تحت جو بے شمار نئی معلومات سامنے آئی ہیں وہ ایک قسم کے انفجار کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ایک سائنس داں نے دماغ کو فکری انجن (Thinking Engine) سے تعبیر کیا ہے۔حالانکہ یہ تعبیر بے حد ناقص ہے۔کیونکہ دماغ کے ایک لاکھ ملین نیوران (100,000 million neurons) جس طرح متحدہ طور پر کام کرتے ہیں،اور ایک لمحہ کے اندر اشیاء کے مابین تمیز کرلیتے ہیں،وہ کوئی بڑی سے بڑی امکانی مشین بھی نہیں کرسکتی۔اپنی حیرت ناک کارکردگی کے اعتبار سے ایک فرد واحد کا دماغ دنیا کی تمام مشینوں اور تمام کمپیوٹروں پر بھاری ہے:

An explosion of recent findings in brain science-aided by new computer programs that can simulate brain cells in action-is now revealing that the brain is far more intricate than any mechanical device imaginable. (p.24)

اس سلسلہ میں جدید تحقیقات کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے آخر میں مضمون نگار نے لکھا ہے کہ اگرچہ بیسویں صدی کے سائنس دانوں نے اس بات کی کافی کوشش کی کہ وہ ایسی مشینیں بنائیں جو انسانی دماغ جیسا کام کرسکیں۔مگر انتہائی طاقتور قسم کا سپر کمپیوٹر بھی ابھی تک انسانی دماغ سے بہت پیچھے ہے:

Though 20th- century scientists have tried to make machines that mimic the brain's functioning, even the most powerful supercomputer falls far short of the real thing.(p.28)

انسانی دماغ طاقت کا اتھاہ خزانہ ہے۔یہ خزانہ ہر آدمی کو پیدائشی طور پر حاصل ہے۔وہ کسب اور کوشش کے بغیر ہر آدمی کو اپنے آپ ملا ہوا ہے۔دماغ کے ہوتے ہوئے کوئی بھی شخص مفلس نہیں،کوئی بھی شخص دوسروں سے کمزور نہیں،خواہ ظاہری سامان کے اعتبار سے وہ کتنا ہی زیادہ مفلس اور کمزور دکھائی ہو۔دماغ کی صورت میں سب سے زیادہ طاقتور مشین آپ کے پاس موجود ہے،ایسی مشین جس کے مثل کوئی دوسری چیز ساری معلوم کائنات میں کہیں موجود نہیں۔اس طاقتور مشینی خزانہ کو استعمال کیجئے،اس کے اندر چھپے ہوئے امکانات کو بروئے کار لانے کی کوشش کیجئے۔اور پھر کبھی آپ کو ناکامیابی کی شکایت نہ ہوگی۔

دنیا میں کسی بھی شخص نے جو بھی ترقی یا کامیابی حاصل کی ہے،وہ اسی دماغ کی طاقت کو استعمال کرکے حاصل کی ہے۔فطرت کی دی ہوئی یہی عظیم طاقت آپ کے پاس بھی موجود ہے۔امکانی طور پر آپ بھی عین اسی ترقی کے کنارے کھڑے ہوئے ہیں جہاں کوئی بھی شخص کبھی پہنچا ہے۔پھر مایوسی کیوں اور شکایت کس لئے......؟اپنے امکان کو واقعہ بنایئے۔کامیابی کی ہر بلندی اس انتظار میں ہے کہ آپ وہاں پہنچیں اور اپنے آپ کو اس کے اوپر کھڑا کردیں۔

(بحوالہ ''کتاب زندگی'' از مولانا وحید الدین خان صاحب)

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۸/مارچ ۲۰۰۸ء قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم امۃ الرشید قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب آف ہنسلو نارتھ مورخہ ۱۶/مارچ کو وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ انتہائی نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت بجالاتی رہیں۔وفات کے وقت نائب صدر لجنہ ہنسلو کے طور پر خدمت سرانجام دے رہی تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔مرحومہ حضرت مولوی محمد عثمان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی،قریشی عبدالغنی صاحب آف گولبازار ربوہ کی بیٹی اور مکرم عبدالجلیل صادق صاحب (صدر مجلس صحت مرکزیہ) اور مکرم عبدالحلیم سحر صاحب (افسر امانت تحریک جدید ربوہ) کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب: ۱-مکرم مولانا محمد عمر علی صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان مورخہ ۲۶/دسمبر ۲۰۰۷ء کو قادیان میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم برہمن بڑیہ (بنگلہ دیش) سے ۱۹۴۶ء میں حصول تعلیم کی غرض سے قادیان آئے۔۱۹۵۱ء میں جب مدرسہ احمدیہ میں تدریس کا سلسلہ شروع ہوا تو اس کے ابتدائی چار طلباء میں آپ بھی شامل تھے۔فارغ التحصیل ہونے کے بعد ریٹائرمنٹ تک مدرسہ احمدیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔۱۹۹۱ء سے وفات تک صدر انجمن احمدیہ قادیان اور تحریک جدید قادیان کے ممبر رہے۔اسی طرح قاضی سلسلہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم نیک،خوش اخلاق،حلیم الطبع اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ان کے ایک بیٹے مکرم ناصر علی عثمان صاحب ہیں جن کو جلسہ قادیان ۱۹۹۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی موجودگی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور رحمہ اللہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھنے کی سعادت ملی۔مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ درویشان میں تدفین عمل میں آئی۔

۲-مکرم بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم درویش قادیان کچھ عرصہ سے اپنی بیٹی کے پاس کلکتہ میں مقیم تھیں اور بوجہ پیرانہ سالی کمزوری کے بڑھ جانے پر قادیان لے جانے کا اصرار کرتی رہیں۔اسی خواہش میں قادیان کی طرف سفر شروع کیا کہ راستہ میں ہی ۱۸/نومبر ۲۰۰۷ء کو وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ موصیہ تھیں۔بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔مرحومہ نے اپنے درویش خاوند کے ساتھ لمبا عرصہ نہایت نامساعد حالات میں صبر وشکر کے ساتھ گزارا اور اپنے بچوں کی اچھی تربیت کی۔پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۳-مکرم میاں محمد عاشق صاحب سابق سیکرٹری مال ساہیوال مورخہ ۲۸/دسمبر ۲۰۰۷ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم ساہیوال جماعت میں دس سال تک بطور سیکرٹری مال خدمت بجالاتے رہے۔نیز آپ نے ساہیوال کے اسیران راہ مولیٰ کی خدمت کی بھی توفیق پائی۔آپ کے ایک بیٹے مکرم حاذق رفیق صاحب کو بھی ۱۰ سال اسیر راہِ مولیٰ رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔مرحوم بہت دیندار،مخلص اور جماعت کے ایک فعال کارکن تھے۔

۴-مکرم مرزا محمد رفیق صاحب ابن مکرم مرزا حسین بیگ صاحب سابق امیر جماعت کنری مورخہ ۲۴ فروری کو وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم جماعتی خدمات بجالانے کا شوق رکھتے تھے۔بحیثیت امیر جماعت کنری ۲۲ سال تک نہایت اخلاص کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔آپ کو ۱۹۸۵ء کی کلمہ مہم میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔مرحوم موصی تھے۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔آمین

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت ہونے والے پروگراموں کی رپورٹیں اور تصاویر جلد بھجوائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگرام ابتدائے سال سے شروع ہوچکے ہیں۔تمام مبلغین،معلمین،امراء،سرکل انچارج صاحبان اور صدر صاحبان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کے تحت منعقدہ تقاریب کی رپورٹیں اور تاریخی تصاویر بروقت ارسال کریں تاکہ ان کو بدر کے جوبلی نمبر میں شائع کیا جاسکے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تمام پروگرام جماعتی روایات کے مطابق شایان شان طور پر منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(ادارہ بدر قادیان)

ملکی رپورٹیں

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے تحت
بھارت کی جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے تحت ہونے والے پروگراموں میں امسال جلسہ یوم مصلح موعودؓ بھی خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ ۲۰؍فروری کو بھارت کی اکثر جماعتوں میں جس میں کثیر تعداد میں افراد جماعت مردوزن نے نہایت ذوق وشوق سے شرکت کی۔ جلسوں کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ متن پیشگوئی بھی سنایا گیا۔ دوران جلسہ نظمیں پڑھی گئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسوں کا اختتام ہوا۔ جلسوں میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ وسوانح کارناموں اور استحکام خلافت کے تعلق سے آپ کی مساعی جمیلہ کا تذکرہ کیا گیا۔ اکثر جگہوں میں کھانا وشیرینی تقسیم کی گئی۔ اس پروگرام میں شریک ہونے اور حصہ لینے والے افراد کو اللہ تعالیٰ اپنے افضال وبرکات سے نوازے۔ جلسوں کی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں۔ تنگیٔ صفحات کے باعث نہایت اختصار سے ھدیۂ قارئین ہیں۔

برہ پور (بہار): مسجد احمدیہ میں جلسہ زیر صدارت مکرم سید عبدالفہیم صاحب ہوا مکرم سید ابوالفضل صاحب قائد مجلس نے تلاوت کی مکرم محمد امتیاز صاحب نے نظم پڑھی بعدۂ مکرم سید ابوعطاء صاحب۔ سیدہ ابوطاہر صاحب اور قائد مجلس اور خاکسار نے تقریر کی۔ غیر احمدی احباب نے بھی تقاریر سماعت کیں۔ (سید محمد آفاق احمد معلم سلسلہ برہ پورہ سرکل بھاگلپور)

بنارس لجنہ: مکرم سیکرٹری مال صاحب کے مکان پر جلسہ ہوا۔ مکرمہ فوزیہ صاحبہ نے تلاوت کی۔ طاہرہ صاحبہ نے حدیث پیش کی۔ مکرمہ زیب النساء صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ نصیرہ ظفر صاحبہ، نازالسلام آف شملہ، صبیحہ بشیر صاحبہ، فوزیہ صاحبہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ ناصرات کی بچیوں نے ترانہ سنایا۔ (رضوانہ جاوید صدر لجنہ بنارس)

بیرپور: نئی جماعت بیرپور میں پہلی بار جلسہ یوم مصلح موعودؓ گیارہ بجے ایک نومبائع حافظ صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا۔ مکرم علی رضا صاحب معلم نے نظم سنائی۔ پھر مکرم عادل حسین صاحب معلم اور خاکسار نے تقریر کی۔ جلسہ میں ۷۴ افراد شامل ہوئے۔ (طاہر الاختر سرکل انچارج کشن گنج)

بالسو: مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم عبدالرحیم صاحب ساجد صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ مکرم سریر احمد صاحب راتھر کی تلاوت کے بعد خدام واطفال کا عہد دہرایا گیا۔ مکرم شارق بشیر صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ظہور احمد صاحب راتھر، مکرم سریر احمد صاحب راتھر، منصور احمد صاحب راتھر نے تقریر کی۔ (سریر احمد راتھر معتمد مجلس)

بلارپور: احمدیہ مشن میں زیر صدارت مکرم مولوی شیخ اسحاق صاحب سرکل انچارج جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم مولی شیخ فرقان احمد صاحب، مکرم شہاب الدین صاحب، حیدر علی صاحب صدر جماعت نے تقریر کی۔ جلسہ میں غیر مسلم وغیر احمدی معززین نے بھی شرکت کی۔ (محمد فضل عمر معلم سلسلہ)

بنگلور: محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم مصدق احمد صاحب قائد مجلس کی تلاوت اور مکرم ندیم احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم امیر صاحب نے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن (مہمان خصوصی) کی گلپوشی کی گئی۔ بعدۂ مکرم محمد سلیم اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد، مکرم طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مہمان خصوصی اور خاکسار نے تقریر کی۔ اس موقعہ پر ایک کوئز پروگرام بھی رکھا گیا اور بچوں کو انعامات دیئے گئے۔

برہ پورہ لجنہ: محترمہ فاطمہ خاتون صاحبہ کے مکان پر جلسہ خاکسار کی زیر صدارت ہوا۔ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ کی تلاوت اور مکرمہ عطیۃ القدوس صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ رابعہ بانو، سارہ ریحان، صباح، صادقہ تبسم صاحبہ، محترمہ طلعت جہاں صاحبہ اور خاکسارہ نے تقریر کی اس موقعہ پر ممبرات سے سوالات بھی کئے گئے۔ (امۃ الکریم صدر لجنہ برہ پورہ بھاگلپور بہار)

بھدرک: زیر صدارت مکرم شیخ عبدالقادر صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ مکرم گوتم احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم عبدالحکیم خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب، عبدالاحد صاحب، مبارک احمد شاہ صاحب، شیخ غلام مہدی صاحب، شیخ نسیم احمد صاحب، ظہور احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ (محمد معراج علی مبلغ سلسلہ)

بھدرک لجنہ: لجنہ اماء اللہ بھدرک نے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ مکرمہ طاہر خاتون صاحبہ کی تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا اور عزیزہ طیبہ کوکب کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ سعدیہ عفت اور بعض ممبرات نے تقریر کی۔ (سیدہ امۃ الباسط صدر لجنہ)

بھدرواہ: مکرم عبدالحفیظ صاحب منڈاشی صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز افضال احمد ملک صاحب کی تلاوت اور مکرم خواجہ جوہر فانی صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت اور خاکسار نے تقریر کی۔ (ظہور احمد خان مبلغ سلسلہ بھدرواہ کشمیر)

بھونیشور: مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بھونیشور کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز سید اجمل احمد کی تلاوت اور شیخ رحمت اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید منیر احمد صاحب، مکرم عبدالحکیم صاحب زعیم انصار اللہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ (سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور اڑیسہ)

باتھو (ہماچل): اس جماعت میں پہلی مرتبہ جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم اوتار علی صاحب نے کی۔ عزیز دولت خان کی تلاوت اور روی خان کی نظم خوانی کے بعد مکرم سجاد احمد شیخ صاحب معلم نے تقریر کی۔

بڈھیڑہ راجپوتاں (ہماچل): مکرم کمال الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز ویلش محمد صاحب کی تلاوت اور راج دین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم نصار احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

برنو (ہماچل): خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت کے بعد عزیز سلیم محمد نے نظم پڑھی۔ بعدۂ مکرم اشوک خان صاحب صدر جماعت نے تقریر کی۔ دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

ارناکلم: ماہ فروری میں یوم مصلح موعود کا انعقاد ارناکم مسجد میں چاروں جماعت (ارناکلم، کاکناڈ، کوچین، پلوروتھی) نے مل کر کیا۔ ۲۰۰ افراد شامل ہوئے۔ مکرم ناظم صاحب بیت المال آمد نے شرکت کی۔ مکرم زونل امیر صاحب کے زیر صدارت یہ اجلاس منعقد ہوا۔ خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے تقریر کی۔ (ایم ناصر احمد مبلغ سلسلہ ارناکلم)

انڈیمان نکوبار: ۲۴؍فروری ۲۰۰۸ء کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ پورٹ بلیئر میں خاکسار کی زیر صدارت مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم غلام احمد صاحب سابق صدر جماعت نے نظم سنائی اور پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدۂ خاکسار نے بعنوان حضرت مصلح موعودؓ کے اوصاف حمیدہ اور استحکام خلافت کے لئے جدوجہد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اجلاس کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایچ شمس الدین سرکل انچارج جزائر انڈیمان نکوبار)

اندورہ: ۲۰؍فروری کو بعدہ نماز عصر جلسہ روایات کے مطابق ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم وسیم احمد خان نے کی۔ پیشگوئی کا متن مکرم سجاد احمد خان قاعد مجلس نے، نعت عزیزم امتیاز احمد خان نے پڑھی۔ مکرم محمد مقبول صاحب حامد معلم سلسلہ کی تقریر اور مکرم محمد ابراہیم خان صاحب کے صدارتی خطاب کے بعد دُعا ہوئی۔ حاضرین کی چائے کے ساتھ تواضع کی گئی۔

بانوچھاپر بتیا: جماعت احمدیہ بانوچھاپر بتیا سرکل موتی ہاری کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰؍فروری کو صبح ۱۱ تا شام ۴ بجے کا انعقاد کیا گیا۔ اس بابرکت اجلاس میں تین صد سے زائد احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست شریک ہوئے۔ مقامی جماعت کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ ساٹھی، گہری بکوچیا، ماہوچھی، ہاٹ سرائے۔ کرباگھاٹ۔ شاہی ٹولہ۔ سنت گھاٹ، نازنین چوک، دوبولیا، مرچبا۔ لکھنی پور، وشمبھر پور کے افراد حاضر جلسہ ہوئے۔ دوران جلسہ تمام مہمانوں کی چائے ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ پروگرام کی فوٹوگرافی کی گئی۔ میڈیا والے بھی شریک ہوئے اور جلسے کے اگلے دن اخبار میں رپورٹ شائع ہوئی۔ اس بابرکت مجلس کا تمام حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ اجلاس کا آغاز زیر صدارت محترم قمر الھدیٰ صاحب صدر جماعت احمدیہ بانوچھاپر ہوا۔ محمد انور حسین صاحب معلم نے تلاوت پیش کی۔ آیات کریمہ کا ترجمہ خاکسار نے سنایا۔ محترم شیخ سلمان صاحب معلم نے نظم سنائی بعدۂ خاکسار، محترم شیخ سلمان صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد ایک ہندو دوست محترم وشوجیت صاحب پرنسپل پرائیویٹ انگلش میڈیم اسکول نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے نیک تاثرات کا اظہار کیا۔ آخری تقریر محترم سید شکر اللہ صاحب سرکل انچارج موتی ہاری کی ہوئی۔ دُعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس کے اختتام پر تمام مہمانان کرام کو کھانا کھلایا گیا۔ (محمد اطہر حسین معلم وقف جدید بیرون)

ایرڈاپلی: جماعت احمدیہ ایرڈاپلی ۲۰؍فروری کو بعد نماز مغرب مکرم قائد صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت مکرم گورے میاں نے کی اور نظم مکرم شیخ ولی صاحب نے پڑھی۔ بعدۂ مکرم اکبر صاحب معلم نے تقریر کی۔ اجلاس کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (محمد اکبر وینکٹاپور وارنگل)

اپاگوڑم: جماعت احمدیہ اپاگوڑم نے مکرم صدر صاحب مقامی کے مکان پر جلسہ کیا۔ مکرم عزیز محمد نے تلاوت کی اور یعقوب صاحب نے نظم پڑھی بعدۂ مکرم رحیم پاشا صاحب معلم، مکرم صدر صاحب اور مکرم یعقوب علی صاحب نے تقریر کی۔ رات ۹ بجے جلسہ ختم ہوا۔ (مرزا انعام الکبیر معلم سلسلہ)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

جامعہ احمدیہ قادیان و ربوہ کا مشترکہ اجلاس

۲۰۰۸ء کو جماعت احمدیہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے طور پر منا رہی ہے۔ خلافت کے قیام پر ایک صدی مکمل ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کا شکر مختلف تقریبات کے انعقاد کی صورت میں کیا جا رہا ہے۔ جامعہ احمدیہ نے ان تقریبات کی ابتداء یکم جنوری ۲۰۰۸ء کو قادیان کی تاریخی مسجد نور میں ایک جلسہ کے انعقاد کے ذریعہ کی۔ یہ جلسہ ٹھیک گیارہ بجے محترم سید میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ تھے۔ جلسہ کا آغاز آیت استخلاف کی تلاوت سے ہوا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظوم کلام ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' کے بعد جامعہ کی مخصوص دُعا پڑھی گئی۔ اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ آج اس تاریخی اجلاس میں جامعہ احمدیہ قادیان و ربوہ کے طلباء و اساتذہ شامل ہو رہے ہیں جس پر ہم دونوں جامعات اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں ہماری یہ کوشش رہے گی کہ ان مشترکہ اجلاسات کو آئندہ بھی جاری رکھا جا سکے۔ جہاں تک اس تاریخی مسجد کا تعلق ہے۔ اس کی بنیاد ۵ مارچ ۱۹۱۰ء کو بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے رکھی تھی اور ۲۲ اپریل ۱۹۱۰ء کو بعد نماز عصر اس کا افتتاح فرمایا اور اسی مسجد میں ۱۴/مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے اور اسی مسجد سے وہ افراد جماعت الگ ہو گئے جنہوں نے یہ کہا کہ اب خلافت کی ضرورت نہیں۔ ۸۴ سال کا ماضی بتا رہا ہے کہ ان کا فیصلہ ہرگز درست نہ تھا اور خلافت ہی جماعت کے بقاء و دوام کی وجہ ثابت ہوئی۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ کی تھی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے قرآن کریم کا نزول ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی قوم کو گوبر کی طرح پایا اور آپؐ نے اپنے اخلاق و نمونے سے اس قوم کی ایسی تربیت کی کہ انہیں سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔ آج دنیا کی حالت بھی ویسی ہی ہو گئی ہے پس آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اخلاق و نمونے سے دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیں جیسا انقلاب آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے برپا ہوا تھا۔ دنیا آگ کے گڑھے پر کھڑی ہے یہ ہمارا کام ہے کہ ہم نے دنیا کو اس تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانا ہے۔

اس کے بعد محترم سید میر محمود احمد صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ الحمد للہ یہ پہلا موقع ہے کہ جامعہ احمدیہ قادیان و ربوہ کے طلباء و اساتذہ ایسی تقریب کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اب یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہنا چاہئے۔ میری خواہش ہے کہ باری باری جامعہ ربوہ کے اساتذہ و طلباء کچھ عرصہ کے لئے قادیان آئیں اور قادیان کے اساتذہ و طلباء ربوہ جائیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک صاحبزادی نے جامعہ احمدیہ کے متعلق یہ خواب دیکھی کہ وہ حضور کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر سوار ہیں اور ہیلی کاپٹر جامعہ احمدیہ کی عمارت کے اوپر سے پرواز کر رہا ہے وہ پرواز کرتا چلا جاتا ہے کرتا چلا جاتا ہے مگر جامعہ کی عمارت ختم نہیں ہوتی۔ اب دیکھیں یہ خواب کئی لحاظ سے پوری ہوئی اس میں سے ایک یہ ہے کہ جامعہ احمدیہ قادیان اور ربوہ کے علاوہ افریقہ کے تین ممالک اور کینیڈا، برطانیہ، بنگلہ دیش، سری لنکا میں بھی جامعات کھل چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ قادیان اور ربوہ میں بھی ہر لحاظ سے وسعت ہوئی ہے۔ یہ وہی جامعہ ہے جسے مخالفین نے ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اسے وسعت دینے کا فیصلہ فرمایا ہوا تھا۔

اس تقریب کے درمیان طلباء و اساتذہ نے خلافت کے موضوع پر کچھ اہم تاریخی و علمی سوالات پوچھے جن کے جواب بھی آپ نے دیئے۔ دُعا کے ساتھ اس تاریخی تقریب کا اختتام ہوا۔

بعدہٗ دونوں جامعات کے طلباء و اساتذہ کے درمیان تعارف کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس موقعہ پر طلباء و اساتذہ کے لئے تواضع کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ (رپورٹر جامعہ احمدیہ قادیان)

بلاری میں تبلیغی مساعی

خاکسار اور مکرم ابو نعیم صاحب صدر جماعت بلاری اور فضل حق خان صاحب سرکل انچارج دیودرگ نے دیودرگ سرکل کے مختلف پولیس اسٹیشن میں جا کر جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور قرآن شریف (کنڑا ترجمہ والے نسخہ جات) اور جماعتی لٹریچر تمام پولیس افسر صاحبان کو دیئے۔ جسے انہوں نے بڑے شوق کے ساتھ قبول کیا۔ (شیخ برہان احمد مبلغ سلسلہ بلاری)

جوالامکھی (ہماچل) میں احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۸/فروری ۲۰۰۸ء کو احمدیہ مسجد جوالامکھی ہماچل ضلع کانگڑہ کی تقریب سنگ بنیاد رکھی گئی۔ اس موقعہ پر قادیان سے محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد و محترم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر، محترم سلطان احمد انجینئر صاحب تشریف لائے۔ پہلی اینٹ محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نے رکھی۔ بعدہٗ خاکسار محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل نے رکھی نیز محترم سلطان احمد صاحب انجینئر اور محترم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر، مکرم شیر خان صاحب صدر جماعت جوالامکھی اور گرد و نواح سے آئے ہوئے مخلصین کرام نے رکھیں۔ آخر میں محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نے دُعا کروائی۔ جس کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کی مساعی

اللہ کے فضل سے صوبہ آندھرا کی تقریباً تمام مجالس میں یوم مصلح موعود منایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک دور کے عظیم کارناموں کو احباب جماعت اور نومبائعین اور غیر احمدی بھائیوں کے سامنے بیان کیا گیا اور خلافت جوبلی کے تحت پروگراموں کو بروقت سرانجام دینے کی ہدایات دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کو اور مجلس عاملہ صوبائی کو خلافت جوبلی کے تحت خدمت خلق جیسے مبارک کاموں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (تنویر احمد صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش)

تربیتی اجلاس: مورخہ ۱۶ فروری کو مکرم تنویر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کی نگرانی میں ایک وفد سکندر آباد پہنچا جہاں خصوصی جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم قائد صاحب صوبائی نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ مقامی قائد مکرم طاہر صاحب نے مجلس عاملہ کا تعارف کروایا اور خلافت جوبلی کے تحت انجام دیئے جانے والے پروگراموں کی تفصیل بیان کی۔ مکرم قائد صاحب صوبائی نے بھی خدام کو ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ تاکہ خلافت جوبلی کے مبارک کاموں میں آسانی ہو سکے اور یہ کام پروگرام کے تحت بہتر ڈھنگ میں تکمیل کو پہنچ سکیں۔ اس کے بعد قائد صاحب صوبائی نے تمام کارکنان کو خلافت جوبلی کے تحت عظیم پروگراموں کی کامیابی اور حضرت امیر المومنین کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دُعا کی درخواست کی اور دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔ مقامی جماعت کی طرف سے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

محترم مولانا محمد عمر علی صاحب درویش مرحوم کا ذکر خیر

افسوس! میرے خاوند محترم محمد عمر علی صاحب درویش قادیان ۲۶/دسمبر ۲۰۰۷ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے روز دار فانی سے رحلت کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۴ سال کی عمر میں برہمن بڑیہ (بنگلہ دیش) سے اپنے ۳ ساتھیوں کے ساتھ پڑھنے کے لئے ۱۹۴۵ء میں قادیان آئے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ کے تینوں ساتھی واپس چلے گئے۔ آپ اکیلے ہی قادیان میں رہ گئے۔ آپ کو حضرت اماں جانؓ کے گھر ڈیوٹی دینے اور خدمت کرنے اور مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مجلس عرفان میں بیٹھنے اور سننے کا موقعہ ملا۔ تقسیم ملک کے وقت مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دیں اور درویشی کی سعادت حاصل ہوئی۔ مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے ۱۹۵۵ء سے جامعہ احمدیہ میں مدرس مقرر ہوئے اور ۱۹۹۱ء میں ریٹائر ہونے تک اور اس کے بعد بھی کچھ سال جامعہ احمدیہ میں پڑھاتے رہے۔ آپ فقہ کے جیّد عالم تھے۔ مختلف جماعتی خدمات کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور انجمن تحریک جدید کے ممبر تھے اور وفات تک اس عہدے پر مامور رہے۔

آپ لمبے عرصہ سے السر سے بیمار تھے ہر دکھ تکلیف کو صبر سے برداشت کیا۔ آپ بے حد رحم دل، دُعا گو، تہجد اور تلاوت قرآن مجید کے پابند اور ہر وقت ذکر الٰہی کرنے والے وجود تھے۔ اپنے بچوں کی بھی اچھے رنگ میں تربیت کی آپ نے دو بیٹے مکرم ناصر علی عثمان اور حامد علی عثمان اور ۵ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور دین و دنیا کی برکات عطا فرمائے۔

میرے آنگن سے قضا لے گئی چن کے جو پھول　　　جو خدا کو ہوئے پیارے میرے پیارے ہیں وہی

(عصمت بانو اہلیہ محمد عمر علی مرحوم قادیان)

اعلانات نکاح

☆......مکرم رفیق احمد صاحب عاجز مبلغ سلسلہ ابن مکرم بدر الدین صاحب آف جماعت احمدیہ چارکوٹ جموں کا نکاح مکرمہ سلطانہ پروین صاحبہ بنت مکرم سید احمد صاحب پونچھی کے ساتھ 50000 روپئے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے)

☆......مکرم محمد شفیق صاحب ابن منیر حسین صاحب آف درہ دلیاں ضلع پونچھ کا نکاح مکرمہ شکیلہ بیگم بنت مکرم عبدالرشید صاحب رام بن ضلع ڈوڈہ کے ساتھ 40000 روپئے حق مہر پر محترم مولانا تنویر احمد صاحب نے مورخہ ۳۱/دسمبر ۲۰۰۷ء کو ننگل باغبانہ میں پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) (مینیجر ہفت روزہ بدر)

☆......خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم مطیع الرحمان کا نکاح عزیزہ عشرت جہاں بنت مکرم محمود احمد صاحب آف امروہہ کے ساتھ مورخہ ۱۴/نومبر ۲۰۰۷ء کو مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر مبلغ 25000 روپئے حق مہر پر اور دوسرے بیٹے عزیزم فضل رحمان کا نکاح عزیزہ شبانہ پروین بنت مکرم سلیم الدین خان صاحب کے ساتھ مولوی سعادت اللہ مبلغ سلسلہ نے مبلغ تیس ہزار روپئے پر اسلامیہ اسکول ساندھن میں بعد نماز جمعہ پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۵۰ روپئے) (عطاء الرحمان آف لکھنؤ)

قارئین بدر سے تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

گیمبیا(مغربی افریقہ)کی مختلف جماعتوں میں صدسالہ خلافت جوبلی کے استقبال کے حوالہ سے جلسوں کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے گیمبیا میں صدسالہ خلافت جوبلی 2008ء کے استقبالیہ پروگراموں کا آغاز پورے جوش وخروش سے ہوچکا ہے۔ان پروگراموں میں نئے سال کا آغاز نمازتہجد اور دعاؤں کے ساتھ خلافت احمدیہ کے جلسوں کے پروگراموں سے ہوا۔یہ جلسے مقامی،ضلعی اور علاقائی سطح پر منعقد کروائے گئے۔ان جلسوں کی ایک خاص بات تمام تقاریر کا مقامی زبانوں میں ہونا تھا۔چنانچہ بعض تقاریر وولف،منڈینکا اور فولا زبانوں میں ہوئیں۔سب جگہ خلافت کی برکات اور خلافت کے زیرسایہ جماعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے قیام خلافت کے سو سال مکمل ہونے پر خداتعالیٰ کی نعمت کا شکرادا کیا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ تا قیام ہم میں یہ نعمت جاری رکھے حاضرین جلسہ کی ماکولات مشروبات سے تواضع کی گئی۔

LATRI KUNDA (GR): مورخہ 11جنوری کو لٹری کنڈا میں علاقہ کی تین جماعتوں Bkao.Old jeshwang , Latri kunda gr کا مشترکہ جلسہ منعقد ہوا۔

Sukuta: خلافت جوبلی کا بانجل کمبوہ ریجن کا دوسرا جلسہ سوکوٹا میں مورخہ 13جنوری کو منعقد ہوا۔چم کنڈا میں ہونے والے اس جلسہ میں,Bakote, Sukuta ،Bundung کی جماعتیں شامل تھیں۔مکرم امیر صاحب گیمبیا کی زیرصدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔

BERKAMA: مورخہ18جنوری کو برکاما میں جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں Dar ul slam, sahyang ,pirang, Galoya کی جماعتیں شریک ہوئیں۔غیراز جماعت دوستوں کی بھی ایک قابل قدر تعداد شامل ہوئی۔مقامی مقررین نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔اس جلسہ میں نومبائعین کی ایک بڑی تعداد شامل تھی۔

Talinding: مورخہ 20 جنوری کو بیت السلام میں جلسہ خلافت جوبلی ہوا جس میں Talinding ,new shewang, sabji ,Ebo twon کی جماعتیں شامل ہوئیں۔

Lamin: مورخہ23جنوری کو لامن میں جلسہ ہوا جس میں Busam bala , Old yundam ,new yundam , yaram bam ba state کی جماعتیں شامل ہوئیں۔

Taba Koto : مورخہ 24جنوری کو Willinra, sinchu, sinchu alaji, sinchu balia, nema konko کا مشترکہ جلسہ ٹاباکوٹو میں ہوا۔

Sinchu Willingra: مورخہ 25 جنوری کو بانجل ایریا کی دیہاتی جماعت جو تمام کی تمام نو مبائعین پر مشتمل ہے میں جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔گاؤں کے اکلوتے احمدی جو بڑے بارسوخ ہیں ان کی کوششوں سے ان کے تمام خاندان نے احمدیت قبول کرلی ہے۔

Galoya: گالویا کے مقام پر Konkoig jatya, maqumbaya اور Galoya کی جماعتوں کا جلسہ ہوا۔یہ جماعتیں 07-2006 میں قائم ہوئیں تھیں۔اس لئے اس علاقہ میں احمدیت کا یہ پہلا بڑا اجتماع تھا۔گاؤں کے امام اور بزرگ بھی جلسہ میں شریک تھے بہت سارے مہمان بھی دیکھادیکھی شامل ہونا شروع ہوگئے۔بعض مہمانوں کے لئے یہ بات عجیب تھی کہ صرف جماعت احمدیہ کے پاس خلافت کا نظام ہے جس کی پیشین گوئی سرکار دوجہاں ﷺ نے فرمائی تھی کہ امام مہدی کی وفات کے بعد اس کا سلسلہ خلافت چلے گا۔اوراب الحمدللہ کہ جماعت خلافت کے سوسال پورے ہونے کا جشن منارہی ہے۔گاؤں کے امام نے بھی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صرف جماعت امن اور محبت کے ساتھ اسلام کو پھیلارہی ہے۔

Banjul: مورخہ 31جنوری کو بانجل میں خلافت جوبلی پروگرام کا آخری مقامی جلسہ ہوا۔جلسہ میں ان تین احمدی ممبران کو خطاب کا موقعہ دیا گیا جو ابتدائی احمدی تھے جنہوں نے 1960ء کی دہائی میں احمدیت قبول کی۔ان تینوں مقررین نے بتایا کہ خلافت کی برکت سے اللہ نے جماعت کو کیسے نوازا۔کہاں وہ وقت کہ ہمارے رئیس التبلیغ سرپر سائیکل پر لٹریچر رکھ کر قریہ قریہ احمدیت کا پیغام پہنچارہے تھے اور کہاں اب کہ اللہ نے سہولتوں کے انبار لگادئے ہیں۔اب یہ حال ہے کہ ملک کی صدرہمارے بک سٹال میں آنا باعث فخر سمجھتی ہے اور ہر طرف جماعت کا نام عزت ووقار کا نشان ہے۔اب سوسال کے پورا ہونے پر ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ نے اس پودا کو تناور درخت بنادیا ہے؛ خاکسار نے بھی خلافت اور نئی صدی کے حوالے سے کچھ عرض کیا اور بتایا کہ خلافت کی اگلی صدی ہماری راہ تک رہی ہے لیکن ہم ذمہ داریوں کو ادا کئے بنا اس میں داخل نہیں ہوسکتے۔خاص طور پر وہ پیغام جو ابتدائی احمدیوں نے دیا ہے انتہائی اہم ہے۔اس لئے پوری اطاعت کرتے ہوئے اور خلافت سے وابستہ رہ کر اگلی صدی میں داخل ہوں تاکہ ہماری نسلیں ہمارے نمونوں کو دیکھ کر اگلی صدی گزاریں۔دعا کے ساتھ یہ کامیاب پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(سید سعیدالحسن۔مبلغ انچارج و نائب امیر گیمبیا)

❀❀❀❀

جماعت احمدیہ ہالینڈ کی مختلف تبلیغی وتربیتی سرگرمیاں

ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی 16 لوکل جماعتیں ہیں۔الحمدللہ۔خلافت جوبلی سال کا آغاز یکم جنوری کو تمام جماعتوں میں اجتماعی نماز تہجد سے ہوا جو 16 نماز سنٹرز پر ادا کی گئی۔

خلافت جوبلی پروگرامز کے تحت دوسرا پروگرام ''اجتماعی وقارعمل'' کا تھا۔یہ پروگرام یکم اور 2 جنوری کو ہوا جس میں مختلف شہروں میں 8 جماعتوں Arnhem, Nunspeet,Drunen,Leeawarden, Den Haag, A'dam, A'dam Zuidaost اور Amsterlveen نے حصہ لیا۔شہروں کی لوکل muncipalities نے بھرپور تعاون کیا۔اس وقارعمل کی خبریں لوکل اخبارات میں بھی آئیں اور پبلک کی طرف سے بھی بہت سراہا گیا اور نہایت اچھا اثر ہوا۔

6 مختلف لوکل جماعتوں کی طرف سے ڈچ لوگوں کے لئے New Year Receptions کا اہتمام کیا گیا جن میں 108 ڈچ مہمانوں نے شرکت کی۔ان مہمانوں میں مختلف پولیٹیکل پارٹیز کے ممبران شامل ہیں۔ان پروگرامز کی خبریں بھی لوکل اخبارات نے شائع کیں۔ایسا ہی ایک پروگرام 26۔جنوری بروز ہفتہ جماعت Leiden کی طرف سے منعقد کیا گیا۔اس پروگرام میں 43 ڈچ مہمانوں نے شرکت کی۔مہمانوں میں لوکل میونسپلٹی اور میڈیا کے افراد بھی شامل تھے۔محترم امیر صاحب نے Beamer کی مدد سے جماعت کا تعارف کروایا۔ایک ڈچ فیملی نے بعد میں صدر جماعت کو بتایا کہ وہ مذہب اور خاص طور پر اسلام کے مخالفوں میں سے تھے مگر اب اس پروگرام میں اسلام کی جو تصویر آپ لوگوں نے پیش کی ہے اس نے ہمارے خیالات کو بدل دیا ہے۔

جماعت زوترمیر میں بھی New Year Receptions کا اہتمام کیا گیا جس میں 4 ڈچ مہمان تشریف لائے۔اس موقعہ پر دو مشہور اخباروں کے نمائندگان بھی آئے۔ایک اخبار نے تصویر کے ساتھ خبر شائع کی۔لوکل چرچ کے نمائندے نے بھی اس موقعہ پر شرکت کی اور کارروائی ریکارڈ کی۔

ماہ جنوری میں ایک ریجنل ٹی وی پر محترم امیر صاحب اور ان کی اہلیہ کا ایک انٹرویو دکھایا گیا۔مکرم امیر صاحب نے Eispeet شہر میں ایک سیمینار میں شرکت کی جو ڈچ گورنمنٹ اور دوسری تنظیموں نے مل کر منعقد کیا تھا۔یہ پروگرام صبح 11 بجے سے 6 بجے شام تک جاری رہا جس میں مختلف طبقات کے 810 افراد شامل ہوئے۔

جنوری ہی کے مہینے میں ایک نیشنل، ایک ریجنل اور چار لوکل اخبارات نے جماعت کے ردعمل کو شائع کیا جو ایک ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے قرآن اور اسلام کے خلاف ایک وڈیو فلم ریلیز کئے جانے کے سلسلہ میں تھا۔جماعت کے اس موقف کی مختلف حلقوں کی طرف سے پذیرائی کی گئی۔

لجنہ اماءاللہ کے تحت ہونے والے ایک پروگرام میں 17 ڈچ عورتوں نے شرکت کی اور اسلام احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی طرف سے خلافت جوبلی کے سلسلہ میں نن سپیٹ میں ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں Beamer کی مدد سے خلفائے احمدیت کا تعارف اور ان کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی گئی۔محترم امیر صاحب نے خلافت راشدہ اور خلفائے راشدین کے حالات پیش کئے۔اس موقعہ پر خلافت جوبلی کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے پروگرامز کی بابت بھی بتایا گیا کہ مختلف شہروں میں 34 جلسے ہوں گے نیز ان پروگرامز کی کامیابی کے لئے دعا اور کوشش کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اسی تقریب میں A'dam میں ایک جگہ کے حصول کے لئے احباب جماعت کو ادائیگیوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔دس ہزار مربع میٹر رقبے پر مشتمل یہ جگہ انشاءاللہ اپریل 2008ء میں جماعت کے حوالے کی جائے گی۔اس پروگرام کی کل حاضری 105 رہی جس میں سے 68 خدام تھے۔

جنوری کے آخری ہفتہ میں سکول کے بچوں کے دو گروپس مسجد مبارک ہیگ دیکھنے آئے۔محترم مبلغ انچارج صاحب نے انہیں جماعت کا تعارف کروایا اور مختلف سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ان گروپس کے بچوں اور اساتذہ کی کل تعداد 60 تھی۔گروپس کے تمام ممبران کو ڈچ زبان میں مختلف جماعتی فولڈرز دیئے گئے جبکہ اساتذہ کو ڈچ زبان میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' بھی تحفۃً دی گئی۔آخر پر سب کی مہمان نوازی کی گئی۔

فروری کے پہلے ہفتہ میں ایک اور گروپ بھی مسجد دیکھنے آیا۔28 افراد پر مشتمل یہ گروپ جس میں جوان اور ادھیڑ عمر کے افراد شامل تھے انہیں بھی جماعت کا تعارف کروایا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔جوابات سے مہمان کافی مطمئن نظر آئے۔(حامد محمود کریم۔مبلغ سلسلہ ہالینڈ)

❀❀❀❀

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 17061:: میں محمد عزیز الحق ولد محمد انسان علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 44 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن بشن پور ڈاکخانہ مرضات پور ضلع مالدہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اراضی دوڈسمل بشن پور پوسٹ مرضات پور مالدہ جس کی اندازاً قیمت 20000 روپئے مع مکان خستہ جس کی قیمت 10000 روپئے۔ ایک عدد گائے جس کی قیمت 10000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید فضل نعیم — العبد محمد عزیز الحق — گواہ محمد انور احمد

وصیت 17062:: میں محمد نور الزماں مولا ولد محمد نامدار علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال تاریخ بیعت 1975ء ساکن مالدہ ڈاکخانہ مالدہ ضلع مالدہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد محمد نور الزماں مولا — گواہ سید فضل نعیم

وصیت 17063:: میں ظہیر الدین ولد شیخ شفیق الرحمٰن مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن بھوانی پور ڈاکخانہ بھوانی پور ضلع مالدہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 3.25 ڈسمل زمین خاکسار کی اہلیہ کی ہے۔ مکان مَیں نے بنوایا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نور الزماں مولا — العبد ظہیر الدین — گواہ محمد انور احمد

وصیت 17064:: میں محمد سیف الدین ولد محمد رمضان علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن نلہٹی ڈاکخانہ نلہٹی ٹی ایس ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی 3 بیگھہ مشترکہ دو بھائی اور پانچ بہنوں میں بمقام ہوگلہ ڈاکخانہ چاند پالا ضلع 24 پرگنہ ساؤتھ جس کی اندازاً قیمت 150000 روپئے۔ پلاٹ 5 مرلہ بمقام ترکھانہ والی بسراواں روڈ قادیان جس کی قیمت اندازاً 60000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد محمد سیف الدین — گواہ فاروق احمد فصل

وصیت 17065:: میں اذکار الاسلام ولد ابوبکر منڈل مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن اماتی پور ڈاکخانہ مدھورا نلہٹی ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زرعی زمین ساڑھے چار بیگھہ اماتی پور مدھورا ضلع بیر بھوم جس کی قیمت اندازاً 210000 روپئے مع مکان رہائشی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد اذکار الاسلام — گواہ محمد عماد الدین

وصیت 17066:: میں غازی الرحمٰن الہادی ولد ظل الرحمٰن مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1996ء بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک بیگھہ زرعی اراضی بمقام اشہرا پوسٹ خامدہ ضلع بیر بھوم از آبائی جائیداد جس کی موجودہ قیمت اندازاً 50000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سیف الدین — العبد غازی الرحمٰن الہادی — گواہ محمد انور احمد

وصیت 17067:: میں عبد القیوم ولد داؤد شیخ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن نواپاڑہ ڈاکخانہ نواپاڑہ ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی 3 بیگھہ نواپاڑہ ضلع بیر بھوم جس کی موجودہ قیمت اندازاً 50000 روپئے۔ رہائشی مکان مع زمین ایک کٹھہ نواپاڑہ موجودہ قیمت اندازاً 10000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اذکار الاسلام — العبد عبد القیوم — گواہ محمد انور احمد

وصیت 17068 :: میں معین الدین شیخ معلم وقف جدید بیرون ولد ہوئجون شیخ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن شیر گرام ڈاکخانہ کوگرام نلہٹی ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی 10 کٹھہ شیر گرام جس کی موجودہ قیمت اندازاً 20000 روپئے ہوگی۔ مکان رہائشی 5 ڈسمل پر ہے مکان بیٹے نے بنایا ہے زمین میری ہے۔ اس کی قیمت اندازاً 15000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد معین الدین شیخ — گواہ محمد عماد الدین

وصیت 17069:: میں شیخ سرور الدین ولد شیخ سراج الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکن بدر پور ڈاکخانہ برہم پور بوالیا ڈانگہ ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد   العبد شیخ سرور الدین   گواہ محمد حبیل الدین شیخ

وصیت 17072:: میں سراج الاسلام ولد جمیل الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن بدر پور ڈاکخانہ برہم پور (بوالیہ ڈانگا) ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سلیم   العبد سراج الاسلام   گواہ محمد انور احمد

وصیت 17073:: میں غلام مصطفےٰ ولد صدیق حسین حاجی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال تاریخ بیعت 1973ء ساکن ماجدیہ مغربی ڈاکخانہ برہم پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی ایک ایکڑ بمقام پوسٹ گانتلہ ضلع مرشد آباد جس کی قیمت اندازاً 100000 روپئے ہوگی۔ مکان رہائشی مع زمین 2 کٹھہ بمقام ماجدیہ مغربی برہم پور مرشد آباد جس کی موجودہ قیمت اندازاً 500000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد   العبد غلام مصطفےٰ   گواہ محمد سلیم

وصیت 17074:: میں مختار خان ولد عبدالعزیز خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 56 سال ساکن رنگ پور ڈاکخانہ خان پور ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ دو بیگھہ زمین رنگ پور ضلع بیر بھوم جس کی موجودہ قیمت 120000 روپئے ہوگی۔ مکان 5 ڈسمل زمین بمقام رنگ پور جس کی قیمت 4000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سیف الدین   العبد محمد مختار خان   گواہ محمد عماد الدین

وصیت 17075:: میں شاہ الحمید ولد عبدالرزاق مرحوم قوم احمدی مسلمان راجیب نگر وڈلا پوری ضلع وشاکھاپٹنم صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت خاکسار کے پاس ایک گھر ہے جس کی موجودہ قیمت 2 لاکھ روپئے ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو صدرانجمن احمدیہ کو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از...... ماہانہ 910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ صباح الدین   العبد شاہ الحمید   گواہ ایس عبدالعزیز

وصیت 17076:: میں ایس عبدالعزیز ولد شاہ الحمید راجیب نگر وڈلا پوری ضلع وشاکھاپٹنم صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ صباح الدین   العبد ایس عبدالعزیز   گواہ شاہ الحمید

وصیت 17077:: میں محمودہ بیگم زوجہ شاہ الحمید راجیب نگر وڈلا پوری ضلع وشاکھاپٹنم صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25/3/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد عین جس کا وزن 20 گرام، ایک جوڑی کان کا رنگ وزن 7 گرام۔ کل وزن 27 گرام۔ جس کی موجودہ قیمت 25272 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ صباح الدین   الامۃ محمودہ بیگم   گواہ شاہ الحمید

وصیت 17078:: میں عاشق ٹی ولد ابوبکر ٹی قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین سات سینٹ مع مکان قیمت اندازاً 600000 روپئے۔ سروے نمبر 87/4 بمقام Edakkad Village کنور۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شمس الدین   العبد ٹی عاشق   گواہ محمد شریف پی کے

وصیت 17079:: میں شیخ مسعود احمد ولد شیخ مبین احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن رسول پور ڈاکخانہ کود، سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3303 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد   العبد شیخ مسعود احمد   گواہ فضل الرحمٰن خان

وصیت 17080:: میں محمد ازید الرحمٰن ولد جان محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن چوراگاچھی ڈاکخانہ اراجی پانی شالہ ضلع دکھن دیناجپور صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: 25 ڈسمل زمین کھیتی والی جس کی موجودہ قیمت اندازاً 25000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نور الزمان   العبد محمد ازید الرحمٰن   گواہ محمد انور احمد

وصیت 16974:: میں شاہدہ ظفر زوجہ ظفر اقبال قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ

قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 30000 روپئے بذمہ خاوند۔ کان کی بالیاں 22 کیرٹ وزن 5.140 گرام۔ قیمت اندازاً 4677 روپئے۔ چاندی کا سیٹ 10 گرام قیمت 300 روپئے۔ کل قیمت 4977 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ظفر اقبال راتھر الامۃ شاہدہ ظفر گواہ عبدالمنان راتھر

وصیت 16975:: میں بشیر محمد ولد طوطا خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد بشیر محمد گواہ بشارت احمد حیدر

وصیت 16976 :: میں سید محمود احمد ولد سید فضل احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28/12/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ آبائی مکان پٹنہ میں ہے جس میں والدہ اور چار بھائی شریک ہیں۔ مکان کی موجودہ قیمت اندازاً اقیمت 35 لاکھ روپئے ہے۔ کلکتہ میں ایک مکان وبیک ولیج میں خریدا ہے جس کی قیمت 32 لاکھ روپئے ہے۔ جس میں نصف حصہ میری اہلیہ کا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 150000 روپے ہے۔ اس کے علاوہ مکان کا کرایہ سالانہ 120000 روپئے سالانہ ہوتا ہے جس میں نصف میری اہلیہ کا ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ العبد سید محمود احمد گواہ محمد علیم الدین سعدی

وصیت 16977:: میں امۃ النور شبانہ زوجہ نشان احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن سریا کنی ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23/8/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات : بالیاں ایک جوڑی تین گرام قیمت 2700 روپئے۔ حق مہر ہار ایک عدد 40 گرام 22 کیرٹ قیمت اندازاً 35600 روپئے۔ کل قیمت 38300 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نشان احمد الامۃ امۃ النور شبانہ گواہ بی اے حمید

وصیت 16978:: میں سارہ بیگم زوجہ ایجاب الخان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پلّہ ڈاکخانہ رگڑی پڑا (بڑمبا) ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سونا ایک تولہ قیمت 12000 روپئے۔ چاندی 320 روپئے۔ نقد روپئے 7000 روپئے۔ ناک کا مجھولہ قیمت 250 روپئے۔ کل میزان 19570 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام حیدر خان الامۃ سارہ بیگم گواہ شریف خان

وصیت 16979:: میں کے مفلحہ حافظ زوجہ محمد حافظ قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن پوکائل تیرور ڈاکخان پوکائل بازار ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی: ایک ہار 32 گرام، جھمکا ایک عدد 8 گرام۔ کڑا چھ عدد 56 گرام۔ انگوٹھی دو عدد 8 گرام۔ ایک سیٹ پازیب 16 گرام۔ کل وزن 120 گرام۔ جس کی موجودہ قیمت 103200 روپئے ہے۔ مہر زیورات میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں نہ منقولہ نہ غیر منقولہ۔ خاوند کی آمد ماہانہ 30000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے حیدروس کُٹی الامۃ مفلحہ حافظ کے گواہ کے محمد حافظ

وصیت 16980:: مَیں محمد شمشیر علی ولد عامر حسین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال تاریخ بیعت 1986ء ساکن سینان ڈاکخانہ سینان ضلع بھولپور بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار نے تین بیگھہ زمین سینان میں خرید کی ہے اس زمین میں سے ایک بیگھہ زمین صدرانجمن احمدیہ کے نام وقف کرنا چاہتا ہوں۔ دو بیگھہ زمین کی موجودہ قیمت قریباً 80000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر العبد محمد شمشیر علی گواہ محمد عبدالحمید کریم

وصیت 16981:: میں اے پی ساجدہ زوجہ وی پی عبدالستار قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کاراپرمبا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: دس سینٹ زمین اور اس میں چار رہائشی فلیٹ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 950000 روپئے ہوگی۔ منقولہ جائیداد: زیورات طلائی ہار دو عدد 64 گرام چوڑیاں دو عدد 32 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی 24 گرام۔ انگوٹھیاں 4 عدد 16 گرام۔ کل وزن 136 گرام۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 115600 روپئے ہوگی۔ 2002 ماڈل ماروتی آلٹو کار جس کی موجودہ قیمت 150000 روپئے ہوگی۔ حق مہر 5000 روپئے خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 5300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم عبدالرفیع احمد الامۃ اے پی ساجدہ گواہ اے پی کنہامو

وصیت 16982:: میں ایم عبدالرفیع احمد ولد پی پی عبدالرحیم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ نڑاکاؤ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/1/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: ساڑھے نو سینٹ زمین اور اُس میں دو منزلہ رہائشی مکان۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 2000000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 11000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو

دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید　　العبد عبدالرفیع احمد　　گواہ یاسر عرفات آر ایم

وصیت 16983:: میں ٹی اے فاطمہ شابانو زوجہ کے شاہ نواز احمد قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن کل کلم ڈاکخانہ کاراپرم ضلع ملپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہار تین عدد 50 گرام۔ چوڑی 2 عدد 20 گرام، انگوٹھی ایک عدد 2 گرام۔ پازیانہ ایک سیٹ 20 گرام۔ بالی ایک سیٹ چار گرام۔ کل قیمت 85000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شفیق احمد　　الامۃ فاطمہ شابانو ٹی اے　　گواہ ٹی کے شاہ نواز احمد

وصیت 16984:: میں محمد مطہر احمد ولد محمد منصور احمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سنتوش نگر ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26/1/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ والدین حیات ہے۔ آبائی جائیداد کی تقسیم نہیں ہوئی۔ جب جائیداد میں حصہ ملے گا مطلع کردونگا۔ انشاء اللہ۔ چاول کی تجارت پر سالانہ تقریباً 10000 روپئے آمدنی ہوتی ہے۔ بہرکیف جو بھی سالانہ آمدنی ہوگی اس کے 1/10 حصہ جائیداد ادا کردونگا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد منصور احمد　　العبد محمد مطہر احمد　　گواہ محمد اطہر احمد

وصیت 16985:: میں شمس الدین کے سی ولد علی کویا ایم قوم کویا پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 29/5/1959 پیدائشی احمدی ساکن ابوظہی صوبہ U.A.E. بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/10/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6600 درہمہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اصغر علی سی　　العبد شمس الدین کے سی　　گواہ ناصر احمد ایس

وصیت 16986:: میں وی ایم مالک امین ولد وی اے محمد قوم وازی ٹکا پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 30/5/1964 تاریخ بیعت 1985ء ساکن ابوظہبیبقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12/11/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت میرے پاس ایک عدد مکان جس کا رقبہ 0.30 ایکڑ بمقام Vazhakkala House, Thrikkakkara P.O. Ernakulam ہے اور جس کی اندازاً قیمت 1500000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے سی شمس الدین　　العبد وی ایم مالک امین　　گواہ تنویر اختر خان

وصیت 16987:: میں ناصر احمد ایس ولد شاہ الحمید این اے قوم شاہل پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 1/5/1970 پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/10/2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت میرے پاس ایک عدد زمین کا پلاٹ بمقام بی سی روڈ بے پور کالیکٹ میں ہے۔ جس کا کل رقبہ 0.24 ایکڑ ہے۔ جس کی اندازاً قیمت 480000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 7000 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شمس الدین کے سی　　العبد ناصر احمد ایس　　گواہ اضغر علی سی

وصیت 16988:: میں ایم اے جوزف صادق ولد آنٹونی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال ساکن کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچین ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13/12/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ڈیڑھ ایکڑ زمین جس میں نصف حصہ کا خاکسار مالک ہے۔ یعنی 75 سینٹ زمین باقی 75 سینٹ زمین اہلیہ کے نام ہے جو غیر مسلم ہے۔ لہٰذا 75 سینٹ زمین کی موجودہ بازاری قیمت تقریباً دو لاکھ روپئے ہے۔ خاکسار کی اہلیہ کے نام ایک مکان ہے جس میں خاکسار کا ایک لاکھ روپیہ کا حصہ ہے۔ زمین کا سروے نمبر D No8745/85 بمقام Edakkara۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 8150 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی محمد منزل　　العبد ایم اے جوزف صادق　　گواہ جے ایچ ناصر احمد

وصیت 16989:: میں ساجدہ ایس مرزا زوجہ طالب یعقوب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31/1/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طالب یعقوب　　الامۃ ساجدہ ایس مرزا　　گواہ عبد اللہ ناصر

وصیت 16990:: میں کے زینت زوجہ ایم عبدالرحیم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 57 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ تیولکرہ ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی: ایک عدد کڑا بارہ گرام۔ دو عدد ہار 20 گرام۔ بالی ایک سیٹ 4 گرام۔ ایک عدد انگوٹھی 1.25 گرام۔ حق مہر 28 گرام سونا جس کا ذکر اوپر کے زیورات میں شامل ہے۔ زمین کی تفصیلات: سروے نمبر 208/19 مع آر 12.65 اندازاً قیمت 450000 روپئے۔ ۲-سروے نمبر 208/6 مع آر 2.00 اندازاً قیمت 25000 روپئے ۳-سروے نمبر 208/7 مع آر 2.15 اندازاً قیمت 26875 روپئے۔ ۴-سروے نمبر 208/8 آر 1.66 اندازاً قیمت 20750 روپئے۔ ۵-سروے نمبر 208/11 مع آر 0.76 اندازاً قیمت 9500 روپئے۔ ۶-سروے نمبر 208/19 مع آر 0.73 اندازاً قیمت 9125 روپئے۔ ۷-سروے نمبر 219/4 مع آر 2.40 اندازاً قیمت 30000 روپئے۔ ۸-سروے نمبر 208/9 مع آر 1.50 اندازاً قیمت 18750 روپئے۔ مذکورہ تمام زمین خاکسارہ اور خاوند کے نام پر ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شفیق احمد　　الامۃ کے زینت　　گواہ محمد فضل

وصیت 16991:: میں سعدیہ افروز زوجہ نصیر احمد ایڈووکیٹ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ

قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 16000 روپئے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی: ایک ہار 38.350 گرام۔ ایک ہار 15 گرام۔ایک ہار 10 گرام۔ایک چین 7.770 گرام۔ چار عدد ٹاپس 26.360 گرام۔ پانچ عدد انگوٹھیاں 14.340 گرام۔ چار عدد چوڑیاں 39.260 گرام۔کل قیمت 96453 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نصیر احمد ایڈووکیٹ الامۃ سعدیہ افروز گواہ یونس احمد

وصیت 16992:: میں طیب احمد خادم ولد ظہیر احمد خادم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3380 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم مارچ 2007ئسے نافذ کی جائے۔

گواہ انعام الحق قریشی العبد طیب احمد خادم گواہ ظہیر احمد خادم

وصیت 16993:: میں شیخ مشتاق احمد ولد شیخ مزمل احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ جو بھی جائیداد ہے والدہ کی تحویل میں ہے۔ جب بھی حصہ ملے گا دفتر کو مطلع کردونگا۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 14/3/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ ضیاء الدین العبد شیخ مشتاق احمد گواہ شریف احمد

وصیت 16994:: میں طاہر بیگم اہلیہ محمود احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/3/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 50000 روپئے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: ایک سیٹ ہار کانٹے 23 کیرٹ وزن 27.860 گرام، ایک جوڑی کڑے 23 کیرٹ وزن 23.400 گرام، ہار و ٹاپس 21 کیرٹ وزن 12.500 گرام، ایک انگوٹھی 23 کیرٹ وزن 4.200 گرام۔کل قیمت 62451 روپئے۔ زیور نقرئی 106.150 گرام۔ قیمت 2123 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد موسیٰ باجوہ الامۃ طاہرہ بیگم گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16995:: میں قمر النساء اہلیہ مرزا احمد قوم شیخ (مسلمان) پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن لونڈا ڈاکخانہ لونڈا ضلع بلگام صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29/1/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔محترم والد صاحب کی آبائی جائیداد کی قیمت 36000 روپئے مقرر ہوئی ہے۔مگر رقم ابھی تک نہیں ملی۔شوہر کی طرف سے ایک گھر ہے جو کسی سے خریدا گیا تھا۔مگر آدھی قیمت مبلغ 60000 روپئے لیکر بھی رجسٹری نہیں کررہا ہے۔لیکن پندرہ سال سے اُس پر ہمارا قبضہ ہے۔اس کے قبضہ میں آنے پر خاکسارہ اس کی 1/8 حصہ کی مالک ہوگی۔میرے شوہر کی ایک آٹا چکی ہے جس کی قیمت اندازاً 60000 روپئے ہے۔اس میں خاکسارہ 1/8 حصہ کی مالک ہے۔طلائی زیور: کان کے بوندے 3.550 گرام۔گلے کا لچھہ 14.800 گرام۔ کل قیمت 14870 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبداللطیف احمد جکوڑی الامۃ قمر النساء گواہ بشیر احمد

وصیت 16996:: میں نجمہ پروین اہلیہ سید رفیع احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن الیشہ بازار ڈاکخانہ چاندنی چوک ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک قطعہ کھیتی کی زمین 390 ڈسمل کی خاکسارہ کے نام ہے۔جس کی موجودہ قیمت 13000 روپئے۔ایک قطعہ رہائش زمین 512 مربع فٹ خاکسارہ کے نام ہے اور یہ زمین خاکسارہ کو بطور حق مہر ملی ہے۔جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ روپئے ہے۔ جائیداد منقولہ: دو عدد ہار 28 گرام قیمت 22372 روپئے۔ چار عدد کان کی بالیاں 11 گرام قیمت 7238 روپئے۔ایک عدد لاکیٹ 2 گرام قیمت 1316 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید ابونصر بشیر احمد الامۃ نجمہ پروین گواہ مقصود علی احمد خان

وصیت 16997:: میں زینب بیگم اہلیہ میر احمد اشرف مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 56 سال تاریخ بیعت 1967ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/3/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔شوہر کی جائیداد کا کیس چل رہا ہے اگر میری زندگی میں مجھے حصہ ملا تو خاکسارہ 1/10 حصہ صدر انجمن احمدیہ کے نام پر کردے گی۔حق مہر مبلغ دو ہزار روپئے وصول شدہ۔ زیور طلائی: 22 کیرٹ کے دو تولے اندازاً قیمت 17500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ حبیب احمد خادم الامۃ زینب بیگم گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16998:: میں منگا دین ولد شفی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن خانپور ڈاکخانہ بٹالہ ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔15 مرلہ زمین جس میں والدین اور دو بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ظہیر احمد خادم العبد منگا دین گواہ انیس احمد خان مبلغ سلسلہ

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصیت 16999:: میں بلال احمد ولد فضل دین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن محروں ڈاکخانہ خاص محروں ضلع موگا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔12 مرلہ کا مکان ہے۔جس میں والدین اور سات بھائی رہائش پذیر ہیں۔ذاتی کوئی مکان نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3527 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ظہیر احمد خادم　　العبد بلال احمد　　گواہ انیس احمد خان

وصیت 17000:: میں امۃ الحفیظ چوہدری اہلیہ نورالدین چوہدری قوم گنائی پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 20/4/66 پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/9/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر اٹھارہ ہزار روپے تھا جو کہ بذمہ خاوند ہے۔اس وقت میرے پاس مندرجہ ذیل طلائی زیورات ہیں۔چوڑیاں 4 عدد، کڑے 4 عدد، مکمل سیٹ 4 عدد، لاکٹ چین ایک عدد، ایک جوڑی بالی۔جس کا اندازاً وزن 250 گرام ہوگا۔جس کی اندازاً قیمت 3500 یورو ہوگی۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 100 یورو ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نورالدین چوہدری　　الامۃ امۃ الحفیظ چوہدری　　گواہ مشتاق ملک

وصیت 17001:: میں طاہر ندیم چوہدری ولد نورالدین چوہدری قوم چوہدری پیشہ طالب علم تاریخ پیدائش 11/12/89 پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/11/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 80 یورو ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نورالدین چوہدری　　العبد طاہر ندیم چوہدری　　گواہ مشتاق ملک

وصیت 17002:: میں طارق کمال چوہدری ولد نورالدین چوہدری قوم چوہدری پیشہ طالب علم تاریخ پیدائش 6/1/88 پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/11/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 80 یورو ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نورالدین چوہدری　　العبد طارق کمال چوہدری　　گواہ مشتاق ملک

وصیت 17003:: میں اے رفیع اللہ ولد ایس آر امان اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکن اوڑن گڑی ڈاکخانہ اڑن گڑی ضلع توتوگڑی صوبہ تاملناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔بفضلہ تعالیٰ ایک مکان 10.5 سینٹ پر مشتمل 78، پدومئی تیرو میں ہے۔اس کی قیمت اندازاً تین لاکھ روپے ہے۔اس میں چار بھائی حصہ دار ہیں۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم اے ایس احمد محی الدین　　العبد اے رفیع اللہ　　گواہ اے رحمۃ اللہ

وصیت 17004:: میں آسیہ مریم اہلیہ اے سید علی قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن اُوڈنگڈی ڈاکخانہ اڈنگڈی ضلع ٹوٹی کورین صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/7/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔خاکسار کے نام پر خالی مکان کی جگہ یعنی زمین ہے۔جس کی قیمت اس وقت 80000 روپے ہے۔طلائی زیور: 50 گرام ہیں۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی جمال الدین　　الامۃ ایس آسیہ مریم　　گواہ اے سلیم اللہ

وصیت 17005:: میں اے سید علی ولد عبدالرزاق قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 31 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکن اُوڈنگڈی ڈاکخانہ اڈنگڈی ضلع ٹوٹی کورین صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21/10/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 4000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی جمال الدین　　العبد اے سید علی　　گواہ اے سلیم اللہ

شادی خانہ آبادی

میری پوتی عزیزم فائقہ بیگم صاحبہ بنت عزیزم داؤد حنیف چوہدری نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی شادی محترم عزیزم نجم العارفین شریف صاحب آف ڈیلس امریکہ کے ساتھ ہوئی ہے۔تقریب شادی بالٹی مور میری لینڈ میں عمل میں آئی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب ہو۔　　(خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان)

درخواست دعا

عزیزم منیش خان ولد اجیت خان عمر ۱۴ سال شہر بہادر گڑھ نزد دہلی دو جنوری سے لاپتہ ہے۔بچے کے بخیر و عافیت گھر پہنچنے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(چاند خان صدر جماعت احمدیہ بالند ہریانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز　　الیس اللہ بکاف عبدہ　　**کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ　　گولبازار ربوہ

فون 047-6213649　　047-6215747

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 17th April 2008 | Issue No. 16

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

جو سفر بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور نیکیاں پھیلانے کی غرض سے کیا جائے وہ اللہ کی طرف سے انعامات کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے

دُعا کریں میرا ہر سفر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت لئے ہوئے ہو وہ ہر جگہ حافظ و ناصر ہو اور اپنی قدرتوں کے خاص نظارے دکھائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۱/ اپریل ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سفر کے بارے میں مختلف جگہ مختلف مضامین اور حوالوں کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔ انبیاء کے انکار کرنے والوں کے متعلق فرمایا کہ زمین میں پھرو اور دیکھو کہ ان کا کیا انجام ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی مختلف قسم کے سفروں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مومن، قوموں کے بد انجام کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکتے ہیں تا کہ خود بد انجام سے محفوظ رہیں اور مومن کے سفر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتے ہیں اس کی نعمتوں کی شکر گذاری کے طور پر ہوتے ہیں۔ ان دُعاؤں سے ایک مومن اپنا سفر شوع کرتا اور اختتام کرتا ہے جو اللہ نے اسے لکھائی ہیں۔ اس اسوہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا۔ پس ایک مومن کا سفر بھی خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہوتا ہے اور نیکیوں پر قائم کرنے اور قائم ہونے کے لئے ہوتا ہے اللہ فرماتا ہے: تَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی کہ زادِ راہ ساتھ لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ فرمایا اگرچہ کہ اس میں حج کے سفر کے حوالہ سے نصیحت کی گئی ہے لیکن یہ عمومی حکم بھی ہے۔ فرمایا مومنوں کے سفر اعلیٰ ترین نیکیاں کمانے کے مقصد سے ہوں یا عام سفر ہوں ہر صورت میں یاد رکھو کہ وہی سفر اللہ کی برکات کا حامل بن جائے گا جس میں تقدس مد نظر ہوگا اور اللہ کی رضا کے حصول کے لئے نیک اعمال کی بجا آوری کی کوشش مد نظر ہوگی۔ تقویٰ بنیادی شرط ہے اسے ہر وقت مومن کو مد نظر رکھنا چاہئے اگر یہ مد نظر رہے گا تو دنیوی سفر بھی خدا کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت قرآنی کی بصیرت افروز تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا جو سفر بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور نیکیاں پھیلانے کی غرض سے کیا جائے وہ اللہ کی طرف سے انعامات کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے۔ ایک مومن جب نیکیاں بجا لا کر اعلیٰ مقام حاصل کر لیتا ہے تو اس کا یہ بھی کام ہے کہ ان نیکیوں سے جو اسے مقام حاصل ہوا ہے اسے اپنے تک ہی محدود نہ رکھے بلکہ ان نیکیوں کو پھیلائے اور دوسروں کو بھی یہ مقام حاصل کرنے کے بعد دنیا کو بھی بتائے کہ کونسی باتیں اللہ تعالیٰ کے انعام کو دور کر دیتی ہے۔ پس یہ نیکیاں حاصل کرنا اور اس کے حصول کے لئے سفر کرنا اور نیکیوں کو پھیلانے کے لئے سفر کرنا اللہ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے اور جب یہ حالت بندے کی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے لئے خوشخبری ہے جو آئندہ کی خوشخبریاں دیتی جائے گی۔ اللہ کرے ہمارے حضر بھی اور سفر بھی نیکیاں پھیلانے، نیکیاں کرنے اور خدا کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دو تین دن تک انشاء اللہ میں بھی سفر شروع کرنے والا ہوں جو مغربی افریقہ کے ممالک گھانا، بینن اور نائیجیریا کا ہے۔ ان ملکوں کے پروگرام خلافت جوبلی کے حوالے سے پہلے پروگرام ہیں جن میں مَیں شامل ہونے جا رہا ہوں۔ بعض اور ممالک کے پروگراموں میں شامل ہونگا۔ اس لحاظ سے یہ سفر کا سال ہے دُعا کریں کہ جو گذشتہ سو سال سے زائد عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارشیں اور ہو رہی ہیں وہ ہماری عبادات کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، ہماری عاجزی کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، نیکیوں کے پھیلانے اور اپنانے کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دینے والے ہوں اور خاص طور پر میرا ہر سفر اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت لئے ہوئے ہو۔ اللہ تعالیٰ دوران سفر بھی حافظ و ناصر ہو اور اپنی قدرتوں کے خاص نظارے دکھائے۔ ہم تو عاجز اور کمزور بندے ہیں خدا تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال نہ ہو تو نہ ہم اپنے اندر کوئی نیکی قائم کر سکتے ہیں، نہ دوسروں کو نیکی کی تلقین کر سکتے ہیں نہ ہی یہ سفر خوشخبریاں دلانے والے بن سکتے ہیں۔ پس اللہ کے فضل کے حصول کے لئے اس کے آگے جھکنا ہی ہماری کوششوں کا بہترین پھل لانے کی ضمانت بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی فرمائے اور نصرت فرمائے۔ اللہ نے سفر سے پہلے بعض دُعائیں سکھائی ہیں جو نہ صرف آرام دہ سفر کا ذریعہ بنتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو بڑھاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سفر شروع کرنے سے پہلے دُعا کیا کرتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک آیت قرآنی اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا: آج کل کے زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تو اپنے وعدے کے مطابق ایسی سواریاں مہیّا فرما دیں جو آسانی سے اور کم وقت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں۔ اگر انسان اس سوچ کے ساتھ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے، اس کی تسبیح کرے اور اللہ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والا بن جائے تو ہر سفر اللہ کی برکات سمیٹنے والا سفر ہو جائے۔

فرمایا: میرے لئے دُعا کریں میرا ہر سفر اس جذبے کے ساتھ ہو۔ جب تمام جماعت کی دُعاؤں کا دھارا ایک طرف چل رہا ہوگا تو اللہ کے فضل کئی گنا بڑھ کر ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دُعاؤں کی توفیق بھی دے اور انہیں قبول بھی فرمائے اور ہم ہر قدم پر اس کے فضلوں کے نظارے پہلے سے بڑھ کر دیکھیں اور ہماری کوئی غلطی اور کمزوری اللہ کے فضلوں سے دور لے جانے والی نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سفر سے متعلق احادیث پیش فرمائیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصائح فرمائیں اور دُعائیں دیں تا کہ یہ سفر اللہ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائے۔ اور فرمایا ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان بتائی ہوئی دُعاؤں سے اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان الفاظ کی برکت سے جو اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے ہمارے سفر میں بھی آسانی پیدا کر دے، ان میں برکت ڈال دے اور خیریت سے ان برکات کو سمیٹتے ہوئے ہم واپس لوٹیں۔ وہ ایسی برکات ہوں جو ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ہوں اور جن ملکوں اور جماعتوں میں یا جہاں جہاں یہ پروگرام ہو رہے ہیں ہر جگہ ان برکات کا اظہار نظر آتا ہو اور اللہ وہ دن جلد دکھائے جب اس کی توحید کا جھنڈا تمام ملکوں میں لہراتا ہوا دیکھیں اور اس کے پیارے اور محسن انسانیت کے حسن کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ تمام دنیا میں پھیلتا ہوا دیکھیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک اور بات خاص طور پر جرمنی کی لجنہ کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ سال میں نے ان کو جلسہ کرنے سے منع کیا تھا۔ اس کے بعد عورتوں اور بچوں بچیوں کے بے شمار خط آئے کہ ہمیں معاف کر دیں آئندہ ایسی بد انتظامی نہیں ہوگی بلکہ لجنہ جرمنی کی ہمدردی میں دوسرے ملکوں کی لجنات کے بھی خطوط آئے کہ ہمیں جلسوں سے محروم نہ کریں۔

الحمدللہ! میری اطلاع کے مطابق لجنہ میں انقلابی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور خطوط میں وہ اخلاص تھا جو آج صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں ہی نظر آ سکتا ہے۔ دنیوی چیزوں کے لئے نہیں بلکہ دین کی خاطر کس طرح درد سے کوشش ہو رہی ہے۔ خلافت سے محبت اور معافی کے خطوط آتے رہے۔ پوری جرمنی کی لجنات اور بچیوں نے بے چینی کا اظہار کیا اور اپنے اندر تبدیلیاں بھی پیدا کیں اور جو اخلاص و وفا کا نمونہ لجنہ جرمنی اور بچیوں نے دکھایا ہے وہ بیان نہیں ہو سکتا۔ بہر حال اس واقعہ نے لجنہ جرمنی کی کئی گنا قدر میرے دل میں بڑھا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا رہے اور آپ ہر دم ترقی کرتی رہیں۔ دوبارہ پھر دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اپنے ملکوں کے جلسوں کے لئے بھی دُعا کریں اور میرے دَوروں کے لئے بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے فضلوں کے دروازے کھولتا رہے۔

☆☆☆☆☆